" شيعه خير البريه في الاحاديث النبويه "

تحقيق و تحرير

آغا قسور عباس حيدري
حيدرى حفظه الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ۔ یا علیؑ مدد

حدیث نبوی ہے:

"یا علیؑ انت و شیعتک ھم الفائزون یوم القیامۃ"

اسکو ضعیف کہہ کر اس سے جان چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ہم انشاء اللہ اسکی اسناد کُتب اہل سنت سے پیش کرتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف نہیں بلکہ متواتر ہے (جو کہ آخر میں اقوال لکھے ہیں)۔

جن جن روایات میں شیعہ کے جنتی، کامیاب یا شیعہ کی شان بیان کی گئی ہے وہ تمام روایات ہم نقل کرینگے اور یہاں پر بحذف اسناد راوی اور صحابی کا نام درج کیا جائیگا باقی اسناد دیکھنی ہوں تو آگے اصل صفحات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

کل اسناد ۳۲ ہیں جو کہ ۱۳ اصحابہ و صحابیات سے مروی ہیں اور ۱۳ اسناد امام باقرؑ سے بھی ہیں۔

۱. ابن عباسؓ:

۱۔ (بحذف اسناد) تمیم بن حذلم اور محمد بن علی ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ کامیاب ہیں۔ (ما نزل القرآن فی علیؑ صفحہ ۲۷۴، امام ابو نعیم اصفہانی)

۲۔ یہی حدیث حارث عبد اللہ بن عباس سے نقل کرتے ہیں۔ (کتاب مذکورہ صفحہ ۲۷۶)

۳۔ ابن مردویہ ابن عباس سے یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔

(ما نزل القرآن فی علیؑ صفحہ ۳۴۶، امام ابن مردویہ)

۴۔ ضحاک اور ابو صالح بھی ابن عباس سے یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔

(شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۶۵، ۳۶۶، امام حاکم حسکانی حنفی)

۵۔سعید بن جبیر بھی ابن عباس سے یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ (المناقب خوارزمی ص ۳۲۳)

۲.ام المومنین ام سلمہؓ:

(بحذف اسناد) فاطمۃ الکبریٰ بی بی ام سلمہؓ سے یہی الفاظ نقل کرتی ہیں۔

(فضائل الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۸۱۳، امام احمد بن حنبل)

۳.میناء مولیٰ عبدالرحمن بن عوف:

(بحذف اسناد) ھمام، میناء بن ابی میناء سے شیعہ کے جنتی ہونے کی روایت کرتے ہیں۔

(مستدرک الحاکم جلد ۴ صفحہ ۳۱۳)

۴.علی ابن ابی طالبؑ:

۱۔(بحذف اسناد) یزید بن شراحیل الانصاری، مولا علیؑ سے یہی الفاظ روایت کرتے ہیں۔

(شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۵۶، مناقب خوارزمی صفحہ ۲۵۶، مناقب ابن مردویہ صفحہ ۳۴۷)

۲۔(بحذف اسناد) شعبی، مولا علیؑ سے یہی الفاظ روایت کرتا ہے۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۹)

۳۔(بحذف اسناد) امام حسینؑ، مولا علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ (مناقب خوارزمی ص ۱۱۳)

۴۔عبیداللہ بن علی، زید بن علیؑ سے وہ علی بن حسینؑ سے وہ امام حسینؑ سے اور وہ امام علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ (مناقب خوارزمی ص ۱۲۹)

۵۔زاذان، مولا علیؑ سے اسی قسم کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔ (مناقب خوارزمی ص ۳۳۱)

۶۔جعفر بن محمدؑ اپنے آباء سے اور وہ مولا علیؑ سے یہ الفاظ روایت کرتے ہیں۔

(مناقب خوارزمی صفحہ ۳۲۸)

۷۔اعمش، امام جعفر صادقؑ سے وہ امام باقرؑ سے۔۔۔۔یہی سلسلہ مولا علیؑ تک منتہی ہوتا ہے۔

(مناقب ابن مغازلی ص ۱۷۹)

۸۔محمد بن سالم، امام جعفر صادقؑ سے۔۔۔۔۔۔امام حسینؑ مولا علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

(مناقب ابن مغازلی ص ۱۸۵)

۹۔امام سخاوی مولا علیؑ سے دو روایات اسی متن کی نقل کرتے ہیں۔

(استجلاب الارتقاء ص ۴۲۰، ۴۳۰)

۵.ابو رافع:

۱۔ابو رافع نے مولا علیؑ سے شیعہ کی شان میں الفاظ نقل کیے۔

(نزھۃ الابصار و محاسن الاثار صفحہ ۳۱۵، طبری)

۲۔اسی طرح ابو رافع نے ایک اور حدیث اسی متن کی نقل کی ہے۔

(استجلاب الارتقاء الغرف ص ۴۱۹، سخاوی)

۶.ابو سعید الحذریؓ:

عطیہ بن سعد العوفی، ابو سعید الحذری سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔(شواہد التنزیل جلد ۲ ص ۳۶۵)

۷.جابر بن عبدالله انصاریؓ:

۱۔ابو زبیر، جابر بن عبداللہ انصاری سے یہ حدیث نقل کی۔

(شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۶۲، تاریخ ابن عساکر جلد ۴۲ صفحہ ۳۷۱، فضائل ابن عقدہ ص ۲۱۹)

۲۔عبداللہ بن ابی لہیعہ، جابر بن عبداللہ سے یہی نقل کرتے ہیں۔ (شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۶۲)

۳۔مسلم بن یسار بھی جابر بن عبداللہ سے یہی نقل کرتے ہیں۔ (مناقب ابن مغازلی ص ۱۵۸)

۸. معاذ بن جبل:

خالد بن معدان معاذ بن جبل سے بھی یہی متن روایت کرتے ہیں (شواہد التنزیل جلد۲ صفحہ ۳۶۵)

۹. بریدہ بن حصیب الاسلمی:

جابر بن یزید الجعفی، بریدہ الاسلمی سے یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ (شواہد التنزیل جلد۲ صفحہ ۳۵۹)

امام محمد باقرؑ:

۱۔ ابوالجارود، امام محمد باقرؑ سے یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ (تفسیر طبری جلد۲۴ صفحہ ۵۵۶)

۲۔ امام باقرؑ کی ایک اور سند خوارزمی نے بیان کی ہے۔ (مناقب صفحہ ۲۹۱)

۳۔ جابر الجعفی، امام باقرؑ سے نقل کرتے ہیں۔ (شواہد التنزیل جلد۲ صفحہ ۳۶۱)

۱۰. امام حسینؑ:

امام علی بن حسینؑ، امام حسینؑ سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔ (مناقب خوارزمی ص ۳۱۷)

۱۱. انس بن مالک:

۱۔ داود بن سایک، انس بن مالک سے یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ (مناقب ابن مغازلی صفحہ ۱۸۴)

۲۔ ربیع بن یزید الرقاشی، انس بن مالک سے یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ (کتاب مذکورہ ص ۳۱۹)

۱۲. سوید بن غفلہ:

صحابی رسول جنہوں نے مولا علیؑ سے شیعوں کی صفات نقل کی ہیں۔

(نزھۃ الابصار و محاسن الاثار صفحہ ۳۱۵، طبری)

۱۳. ابو برزہ الاسلمی (سلیمان بن نضلہ):

ابوداود، ابو برزہ اسلمی سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ (شواہد التنزیل جلد۲ صفحہ ۳۵۹)

یہ حدیث متواتر ھے

ہم نے اس حدیث کی کل ۳۲ اسناد نقل کی ہیں اور ۱۳ اصحابہ وصحابیات سے یہ مروی ہیں اور یہ متعدد طرق اس حدیث کو متواتر کے درجہ تک لے جاتے ہیں۔ جیسا کہ:

۱۔ جعفر بن محمد الکتانی نے احادیث متواترہ پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں ایک حدیث کی ۸ (آٹھ) اسناد نقل کر کے اسکو "متواتر" کا درجہ دیتے ہیں۔

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر صفحہ ۲۷)

۲۔ عبدالرءوف المناوی نے بھی شرح الجامع میں اسی حدیث کے متواتر ہونے کی صراحت کی۔

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر صفحہ ۲۷)

۳۔ امام ابن حزم ایک حدیث کو ۴ (چار) اسناد سے نقل کر کے اسکو متواتر کا درجہ دیتے ہیں۔

(المحلی بالاثار جلد ۷ صفحہ ۴۸۹)

۴۔ امام طحاوی ایک حدیث کو ۱۵ اسناد سے نقل کر کے اسے متواتر کا درجہ دیتے ہیں۔

(شرح معانی الاثار جلد ۱ صفحہ ۴۶۹)

۵۔ امام سیوطی کہتے ہیں کہ ۱۰ (دس) صحابہ سے مروی حدیث ہم تمام اہل حدیث کے نزدیک متواتر ہے۔ (قطف الازھار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ صفحہ ۸)

۶۔ امام ابن حجر مکی آٹھ (۸) صحابہ سے مروی حدیث کو متواتر کہتے ہیں۔ (الصواعق صفحہ ۸۱)

لہذا ہم نے ۱۳ اصحابہ وصحابیات سے یہ حدیث نقل کی ہے جو کہ متواتر کے ضمن میں آتی ہے جسکا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

طالب دعا

رسائل جامعية (١٣)

كتاب

فضائل الصحابة

للإمام

أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج أحاديثه

وصي الله بن محمد عباس

الأستاذ المشارك بجامعة أم القرى بمكة المكرمة

طبعة جديدة منقحة

الجزء الأول

دار ابن الجوزي

(١١١٥) حدثنا إبراهيم بن شَرِيك، قثنا عُقْبة بن مُكرَم الضَّبي، قثنا يونس بن بُكَيْر، عن السَّوار بن مُصْعَب، عن أبي الجَحّاف، قال أبو مكرم عُقْبة: وكان من الشيعة، عن محمد بن عمرو، عن فاطمة الكبرى، عن أم سلمة، قالت: «كان النبي ﷺ عندي في ليلتي فغدت عليه فاطمة، وعلي، فقال رسول الله ﷺ: يا علي أَبْشِر فإنك

= وذكره المحب الطبري في الذخائر (ص ٨٩)، والرياض النضرة (٣: ٢٢٩) ولم ينسبه إلا أحمد فقط.

(١١١٥) موضوع والمتهم به السوار بن مصعب الهمداني فإنه متروك متهم بالكذب.

وأخرجه الخطيب في تاريخه (١٢: ٢٨٩)، وابن الجوزي في الموضوعات (١: ٣٩٧)، وأبو نعيم في الحلية (٤: ٣٢٩) كلهم من طريق جميع بن عمير البصري حدثنا سوّار عن محمد بن جحادة عن الشعبي عن علي وقال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح وسوار ليس بثقة وقال ابن نمير: جُميع من أكذب الناس وسماه أبو نعيم: جميع بن عبد الله وقال السيوطي في اللآلىء (١: ٣٧٩): موضوع.

وأما بقية الحديث التي أشار إليها المصنف فهو ما رواه الخطيب في تاريخه (١٢: ٣٥٨) من طريق سوار بن مصعب عن عطية العوفي عن أبي سعيد عن أم سلمة مثله وزاد ألا أن ممن يحبك قوم يضفزون الإسلام بألستهم يقرأون القرآن لا يجاوز تراقيهم لهم نبز يسمون الرافضة فإذا لقيتهم فجاهدهم فإنهم مشركون قال: يا رسول الله ما علامة ذلك فيهم؟ قال: «يتركون الجمعة والجماعات ويطعنون في السلف الأول».

وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (١٠: ٢١ ـ ٢٢) وقال: رواه الطبراني في الأوسط وفيه الفضل بن غانم وهو ضعيف.

وأصحابك وشِيْعَتَك في الجنة»[1]. وذكر بقية الحديث.

(١١١٦) حدثنا إبراهيم بن عبد الله البصري، قثنا الضحّاك بن مَخْلد أبو عاصم النَّبيل، عن أبي الجرّاح، قال: حدثني جابر بن[2] صُبَيْح،

مناقب أمير المؤمنين

علي بن أبي طالب عليه السلام

تصنيف

الخطيب الفقيه الحافظ

أبو الحسن علي بن محمد الواسطي الجلابي الشافعي

الشهير بابن المغازلي

المتوفي سنة ٤٨٣ هـ.

إعداد

المكتب العالمي للبحوث

منشورات دار مكتبة الحياة

بيروت - لبنان

يدخل الجنة من أمتي سبعون ألفاً

٣٣٥ـ أخبرنا القاضي أبو جعفر محمد بن إسماعيل العلويُّ حدَّثنا

أبو محمد عبد الله بن محمد بن عثمان المزنيُّ الحافظ الملقَّب بابن السّقاء حدَّثنا أبو عبد الله أحمد بن عليّ الرازيُّ حدَّثنا عليُّ بن الحسن ابن عبيد الرازي حدَّثنا إسماعيل بن أبان الأزديُّ عن عمرو بن حريث عن داود بن سُليك عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: يدخل من أُمّتي الجنّة سبعون ألفاً لا حساب عليهم، ثمّ التفتَ إلى عليّ عليه السلام فقال: هم من شيعتك وأنت إمامهم.

قوله ﷺ

الصَباحة والفصاحة والسَماحة والشجاعـة. والحلم. والعلم. والمحبَةُ من النساء.

قوله ﷺ
من صلى على محمد.. الحديث

٣٣٨- وباسناده عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جدّه عليٍّ بن الحسين عن أبيه عن جدّه عليٍّ بن أبي طالب قال: قال رسول الله ﷺ: من صلّى على محمد وعلى آل محمد مائة مرَّة قضى الله تعالى له مائة حاجة.

قوله ﷺ
يا علي ان شيعتنا.. الحديث

٣٣٩- أخبرنا أبو الحسن أحمد بن المظفَّر العطّار الفقيه الشافعيُّ رحمه الله أخبرنا عبد الله بن محمد بن عثمان المزنيُّ الملقَّب بابن السَقاء الحافظ حدَّثنا عبد الله بن زيدان حدَّثنا عليٌّ بن يونس بن عليٍّ بن يونس العطّار حدَّثنا محمد بن عليٍ الكنديُّ حدَّثني محمد بن سالم حدَّثنا جعفر بن محمد قال: حدَّثني محمد بن عليٍّ حدَّثني عليٌّ بن الحسين حدَّثني الحسين بن عليٍّ حدَّثني عليٌّ بن أبي طالب عليه السلام عن رسول الله ﷺ قال: يا عليُّ إنَّ شيعتنا يخرجون من قبورهم يوم القيامة على ما بهم من العيوب والذُّنوب وجوههم كالقمر في ليلة البدر، وقد فرجت عنهم الشدائد، وسهلت لهم الموارد، وأعطوا الأمن والأمان، وارتفعت عنهم الأحزان يخاف النّاس ولا يخافون، ويحزن الناس ولا يحزنون، شرك نعالهم تتلألأ نوراً، على نوق بيض لها أجنحة قد ذلّلت من غير مهانة ونُجبت من غير رياضة، أعناقها من ذهب أحمر، الين من الحرير: لكرامتهم على الله عزَّ وجلَّ.

قوله عليه السلام
لما قدم بفتح خيبر

٢٨٥ ـ أخبرنا أبو الحسن عليُّ بن عبيد الله بن القصّاب البيّع رحمه الله حدَّثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن يعقوب المفيد الجرجرائيُّ حدَّثنا أبو الحسن عليُّ بن سليمان بن يحيى حدَّثنا عبد الكريم بن علي حدَّثنا جعفر بن محمد بن ربيعة البجليُّ حدَّثنا الحسن بن الحسين العرنيُّ حدَّثنا كادح بن جعفر عن عبد الله بن لَهيعة عن عبد الرَّحمن بن زياد عن مسلم بن يسار عن جابر بن عبد الله قال: لمّا قدم عليُّ بن أبي طالب بفتح خيبر قال له النبيُّ ﷺ: يا عليُّ لولا أن تقول طائفة من أمّتي فيك ما

قالت النصارى في عيسى ابن مريم لقلت فيك مقالاً لا تمرُّ بملأ من المسلمين إلّا أخذوا التراب من تحت رجليك وفضل طهورك يستشفون بهما ولكن حسبك أن تكون منّي وأنا منك ترثني وأرثك وأنت منّي بمنزلة هارون من موسى غير أنّه لا نبيَّ بعدي: وأنت تبرىء ذمّتي وتستر عورتي وتقاتل على سنّتي وأنت غداً في الآخرة أقرب الخلق منّي وأنت على الحوض خليفتي، وإنَّ شيعتك على منابر من نور مبيضّة وجوههم حولي أشفع لهم ويكونون في الجنّة جيراني وإنَّ حربك حربي وسلمك سلمي، وسريرتك سريرتي، وعلانيتك علانيتي وإنَّ وُلدك وُلدي. وأنت تقضي ديني وأنت تنجز وعدي، وإنَّ الحقَّ على لسانك وفي قلبك ومَعَك وبين يديك ونصب عينيك، الايمان مُخالط لحمك ودمك كما خالط لحمي ودمي، لا يرِد عليَّ الحوض مبغض لك، ولا يغيب عنه محبٌّ لك.

فخرَّ عليٌّ عليه السلام ساجداً وقال: الحمد لله الّذي منَّ عليَّ بالاسلام وعلّمني القرآن، وحبّبني إلى خير البريّة وأعزَّ الخليقة، وأكرم أهل

قوله ﷺ

أتاني جبريل عليه السلام فقال: تختموا بالعقيق...

٣٢٦ـ أخبرنا القاضي أبو تمام عليُّ بن محمد بن الحسين أخبرنا القاضي أبو الفرج أحمد بن عليٍّ بن جعفر بن المعلّى الخيوطيُّ إذناً حدَّثني أبو الطيِّب محمد بن حُبَيْش بن عبد الله بن هارون النيليُّ في الطَّراز بواسط سنة إحدى وثلاثين وثلاثمائة قال: أخبرنا المشرَّف بن سعيد الذارع حدَّثنا إبراهيم بن المنذر الحزاميُّ حدَّثنا سفيان بن حمزة الأسلميُّ عن كثير بن زيد قال: دخل الأعمش على المنصور وهو جالس

(١) سورة البقرة: ٢٧٤

للمظالم فلمّا بصر به قال له: يا سليمان تصدَّر! فقال: أنا صدر حيث جلست. ثمَّ قال: حدَّثني الصادق قال: حدَّثني الباقر قال: حدَّثني السجّاد قال: حدَّثني الشهيد قال: حدَّثني التقيُّ وهو الوصيُّ أمير المؤمنين عليُّ بن أبي طالب عليه السلام قال: حدَّثني النبيُّ ﷺ قال: أتاني جبريل عليه السلام فقال: تختموا بالعقيق فانَّه أوَّل حجر شهد الله بالوحدانيَّة، ولي بالنبوَّة ولعليّ بالوصيَّة، ولولده بالإمامة، ولشيعته بالجنَّة.

فضائل

أمير المؤمنين عليه السلام

للإمام الحافظ

أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد

ابن عقدة الكوفي

المتوفى سنة ٣٣٢ هـ

جمعه ورتبه وقدم له

عبد الرزاق محمد حسين حرز الدين

٤٠ / قوله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ [البيّنة: ٦]

٢٣٤ـ *ابن عقدة*، أنبأنا محمّد بن أحمد بن الحسن القطواني، أنبأنا إبراهيم بن أنس الأنصاري، أنبأنا إبراهيم بن جعفر بن عبدالله بن محمّد بن مسلمة، عن أبي الزبير

عن جابر بن عبدالله، قال: كنّا عند النبيّ ﷺ فأقبل عليّ بن أبي طالب، فقال النبيّ ﷺ: «قد أتاكم أخي» ثمّ التفت إلى الكعبة فضربها بيده، ثمّ قال: «والذي نفسي بيده إنّ هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة» ثمّ قال: «إنّه أوّلكم إيماناً معي، وأوفاكم بعهد الله، وأقومكم بأمر الله، وأعدلكم في الرعية، وأقسمكم بالسوية، وأعظمكم عند الله مزية». قال: ونزلت: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ قال: فكان أصحاب محمّد ﷺ إذا أقبل عليّ قالوا: قد جاء خير البرية[1].

أحمد بن عثمان الواعظ حدّثه ببغداد شفاهاً أنّ أحمد بن محمّد بن سعيد الحافظ حدّثه... .

في الدرّ المنثور، ٦ / ٣٢٨: أخرج عبد بن حميد، عن عكرمة، قال: التسنيم أفضل شراب أهل الجنّة.

(١) ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢ / ٤٤٢ / ٩٥٨، قال: أخبرنا أبو القاسم ابن السمرقندي، أنبأنا عاصم بن الحسن، أنبأنا أبو عمر بن مهدي، أنبأنا أبو العبّاس بن عقدة... .

عن ابن عساكر أورده السيوطي مختصراً في الدرّ المنثور: ٦ / ٣٧٩.

ومن طريق ابن عقدة أخرجه الموفّق الخوارزمي في المناقب: ١١١ / ١٢٠، قال: أخبرني سيّد الحفّاظ أبو منصور شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي فيما كتب إليّ من همدان، أخبرنا عبدوس بن عبدالله بن عبدوس الهمداني كتابة، حدّثنا الشيخ أبو الحسين أحمد بن محمّد بن أحمد البزاز ببغداد، حدّثني القاضي أبو عبدالله الحسين بن هارون بن محمّد الضبي، حدّثنا أبو العبّاس أحمد بن محمّد بن سعيد الحافظ، وذكر تمام السند وذكر مثله.

٣٨٢

المناقب

تأليف

الموفق بن أحمد بن محمد المكي
الخوارزمي
المتوفى سنة ٥٦٨ هـ

مؤسسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

١٢٣ ـ وأخبرنا شهردار هذا، اجازة اخبرنا عبدوس هذا كتابة، حدثنا الشيخ أبوالفرج حمد بن سهل، حدثنا أبوالعباس أحمد بن إبراهيم بن تركان، حدثنا زكريا بن هاني أبوالقاسم ببغداد، حدثنا محمَّد بن زكريا الغلابي، حدثنا الحسن بن موسى بن محمَّد بن عباد الجزار، حدثنا عبدالرحمان بن القاسم الهمداني، حدثنا أبوحاتم محمَّد بن محمَّد الطالقاني أبومسلم، عن الخالص الحسن بن عليّ بن محمَّد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمَّد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن الناصح علي بن محمَّد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمَّد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن الثقة محمَّد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمَّد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن الرضا علي بن موسى بن جعفر بن محمَّد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن الامين [موسى بن جعفر بن محمَّد بن علي بن الحسين بن علي ابن أبي طالب عن الصادق جعفر بن محمَّد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن الباقر محمَّد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن الزكي زين العابدين علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن البرّ الحسين بن علي بن أبي طالب، عن المرتضى أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السَّلام، عن المصطفى محمَّد الامين سيد الأولين والآخرين صلّى الله عليهم أجمعين انه قال لعلي بن أبي طالب عليه السَّلام: يا أباالحسن كلّم الشمس فانها تكلّمك قال علي عليه السَّلام: السلام عليك ايها العبد المطيع لربه، فقالت الشمس: عليك السَّلام يا أمير المؤمنين، وامام المتقين وقائد الغر المحجلين، يا علي أنت وشيعتك في الجنة، يا علي أول من تنشق الأرض عنه محمَّد ثم أنت، وأول من يحيى محمَّد، ثم أنت، وأول من يكسى محمَّد ثم أنت، فانكب علي ساجداً

---

١٣٦ عن علي بن الهلالي عن ابيه واورده الحافظ الكنجي في البيان الباب التاسع عن أبي سعيد الخدري.

٢٤٧ ـ و أخبرني سيد الحفاظ أبو منصور شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي ـ فيما كتب اليّ من همدان ـ أخبرنا أبوالفتح عبدوس بن عبدالله بن عبدوس الهمداني اجازة، عن الشريف أبي طالب المفضل بن محمّد بن طاهر الجعفري ـ رضي الله عنه وارضاه في داره باصبهان في سكة الخوز ـ أخبرنا الشيخ الحافظ أبوبكر أحمد بن موسى بن مردويه بن فورك الاصبهاني، حدثنا أحمد بن محمّد بن السري، حدثنا المنذر بن محمّد بن المنذر، حدثني أبي، حدثني عمي الحسين بن سعيد، عن أبيه، عن اسماعيل بن زياد البزاز، عن إبراهيم بن مهاجر، حدثني يزيد بن شراحيل الانصاري ـ كاتب علي عليه السّلام ـ قال: سمعت عليا عليه السّلام يقول: حدثني رسول الله صلّى الله عليه وآله وانا مسنده الى صدري فقال: أي عليّ الم تسمع قول الله

---

(١) المائدة:٥٦. (٢) تفسير الطبري ٦/١٨٦ و ١٨٧.

(٣) في فرائد السمطين في جنب الاله...

(٤) رواه الحاكم الحسكاني في شواهد التنزيل ١/١٨١ ـ و فرائدالسمطين للجويني ١/١٨٩ ـ تفسير الدر المنثور ٢/٢٩٣ ـ وللمزيد انظر العمدة لابن البطريق من تحقيقنا/ ١١٩ الى ١٢٥.

تعالى: «ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية»[١] أنت وشيعتك، وموعدى وموعدكم الحوض اذا جئت الامم للحساب تدعون غراً محجلين[٢].

٢٤٨ ـ و أخبرنا الشيخ الزاهد أبوالحسن علي بن أحمد العاصمي، أخبرنا

١٤٣ ـ و أخبرني سيد الحفاظ شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي ـفيا كتب اليَّ من همدان ـ أخبرنا أبوالفتح عبدوس بن عبدالله بن عبدوس الهمداني كتابة، حدثنا الشيخ أبوطاهر الحسين بن علي بن سلمة، عن مسند زيد بن علي عليه السّلام، حدثنا الفضل بن الفضل بن العباس، حدثنا

(١) للحديث مصادر كثيرة منها: صحيح الترمذي، ٦٣٤/٥ ـ خصائص النسائي/ ٨٥ ـ مسند أحمد ١٥٥/١ ـ فضائل الصحابة ٦٤٩/٢ ـ مستدرك الصحيحين ١٣٧/٢ و١٢٥.

أبوعبدالله محمّد بن سهل، حدثنا محمّد بن عبدالله البلوي، حدثني ابراهيم بن عبيدالله بن العلاء، حدثني أبي، عن زيد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليه السّلام، عن أبيه، عن جده، عن علي بن أبي طالب عليه السّلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله يوم فتحت خيبر: لولا أن تقول فيك طوائف من أُمتي ما قالت النصارى في عيسى بن مريم، لقلت فيك اليوم مقالاً لا تمر على ملأ من المسلمين إلا أخذوا من تراب رجليك، وفضل طهورك، يستشفون به، ولكن حسبك أن تكون مني وأنا منك، ترثني وأرثك، وأنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا انه لانبي بعدي، أنت تؤدي ديني وتقاتل على سنتي، وأنت في الآخرة أقرب الناس مني، وانت غداً على الحوض خليفتي، تذود عنه المنافقين، وانت أول من يرد عليّ الحوض، وانت أول داخل الجنة من أمتي، وان شيعتك على منابر من نور رواء مرويين، مبيضة وجوههم حولي، اشفع لهم فيكونون غداً في الجنة جيراني، وان عدوك غداً ظماء مظمئين، مسودة وجوههم مقمحين، حربك حربي وسلمك سلمي، وسرك سري وعلانيتك علانيتي، وسريرة صدرك كسريرة صدري، وأنت باب علمي، وان ولدك ولدي، ولحمك لحمي

٣٥١ـ وبهذا الاسناد عن أبي بكر أحمد بن موسى بن مردويه هذا، حدثني أحمد ابن محمّد بن السري، حدثنا المنذر بن محمّد بن المنذر، حدثني أبي، حدثني عمي الحسين بن سعيد، حدثني أبي، عن أبان بن تغلب، عن فضيل، عن عبدالملك الهمداني، عن زاذان، عن علي عليه السّلام: تفترق هذه الامة على ثلاث وسبعين فرقة، ثنتان وسبعون في النار، وواحدة في الجنة وهم الذين قال الله عزّوجل: «وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون»[١] وهم أنا وشيعتي[٢].

٣٥٢ـ وأخبرني تاج الدين، شمس الادباء، أفضل الحفاظ محمّد بن بنيمان ابن يوسف الهمداني ـ فيما كتب اليّ من همدان ـ حدثنا الشيخ الجليل السيد أبوسعد شجاع بن المظفر بن شجاع العدل في ذي الحجة سنة اربع وتسعين واربعمائة أخبرنا الشيخ الإمام أبوبكر أحمد بن علي بن لال «رض»، حدثنا محمّد بن مسرور العطار، حدثنا يحيى بن عبدالله بن ماهان، حدثنا جندل بن الوالق، حدثنا محمود بن عمر المازني الكلبي، عن جعفر بن محمّد، عن أبيه، عن جابر بن عبدالله قال: قال عمر بن الخطاب: كانت في أصحاب محمّد ثماني عشرة سابقة، خص منها علي بن أبي طالب بثلاث عشرة وشاركنا في الخمس[٣].

٣٥٣ـ وأخبرنا الشيخ الامام الزاهد الحافظ أبوالحسن علي بن أحمد العاصمي الخوارزمي، أخبرنا القاضي الامام شيخ القضاة اسماعيل بن أحمد الواعظ، أخبرنا والدي شيخ السنة أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقي، أخبرنا أبوالحسن محمّد بن الحسين بن داود العلوي «ره»، أخبرنا عبدالله بن محمّد بن الحسن

---

(١) الاعراف: ١٨١.
(٢) روى الحاكم الحسكاني في شواهد التنزيل ١/٢٠٤ بصورة اخرى.
(٣) الحديث رواه الجويني في فرائد السمطين ١/٣٤٣ و روى الحاكم الحسكاني نظيره في شواهد التنزيل ١/١٥ الى ٢٢.

قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: ان الله عزّوجلّ جعل ذرية كل نبي في صلبه وجعل ذريتي في صلب علي.

٣٤٠ـ وفي معجم الطبراني باسناده إلى عبدالله بن عليم الجهني قال: قال رسول الله: أُوحي إليّ في عليّ ثلاثة أشياء ليلة أُسري بي: انّه سيّد المؤمنين وامام المتقين وقائد الغرّ المحجلين(١).

٣٤١ـ وعن ابن عباس قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: لو انّ البحر مداد والغياض أقلام والإنس كتّاب والجنّ حسّاب ماأحصوا فضائلك يا ابا الحسن ـ قاله لعليّ بن أبي طالب عليه السّلام(٢).

٣٤٢ـ روى جعفر بن محمّد عن آبائه عن عليّ عليه السّلام: انّ النبي صلّى الله عليه وآله قال له: انّ في السماء حرساً وهم الملائكة وفي الارض حرسا وهم شيعتك ياعلي.

٣٤٣ـ وروى الناصر للحق باسناده عن النبيّ صلّى الله عليه وآله قال: يدخل من أمتي الجنة سبعون الفاً بغير حساب، فقال علي عليه السّلام: من هم يارسول الله؟ قال: هم شيعتك ياعلي وأنت امامهم(٣).

٣٤٤ـ روى عمرو بن خالد، قال حدثني زيد بن علي ـ وهو آخذ بشعره ـ قال: حدثني علي بن الحسين ـ وهو آخذ بشعره ـ قال حدثني الحسين بن علي ـ وهو آخذ بشعره ـ قال حدثني علي بن أبي طالب ـ وهو آخذ بشعره ـ قال حدثني رسول الله ـ وهو آخذ بشعره ـ قال: يا علي، من آذى شعرة منك فقد آذاني، ومن آذاني فقد آذى الله، ومن آذى الله لعنه ملء السماوات وملء الارض.

٣٤٥ـ وعن ابن عباس قال: قال رسول الله [لعلي]: ان الله زوّجك فاطمة وجعل صداقها الارض، فمن مشى عليها مبغضاً لك، مشى حراماً(٤).

---

(١) اسد الغابة ١/٦٩ و ٣/١١٦ ـ مناقب ابن المغازلي/ ١٠٤ و ١٠٥.

(٢) مستدرك الصحيحين للحاكم ٣/١٠٧ ـ كتاب مائة منقبة/ ١٧٥ ـ ح/٩٦.

(٣) رواه أيضاً ابن المغازلي في مناقبه/ ٢٩٣.

(٤) رواه أيضاً الجويني في فرائد السمطين ١/٩٤.

٣٢٩ـ وأخبرني شهردار هذا اجازة، أخبرنا عبدوس هذا اجازة، عن الشريف أبي طالب المفضل محمّد بن طاهر الجعفري باصبهان، عن الحافظ أبي بكر أحمد ابن موسى بن مردويه بن فورك الاصبهاني، حدثني عبدالله بن محمّد بن يزيد، حدثنا محمّد بن أبي يعلى، حدثنا اسحاق بن إبراهيم بن شاذان، حدثنا زكريا ابن يحيى أبوعلى الخزاز البصري، حدثنا مندل بن علي، عن الأعمش، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: كان رسول الله صلّى الله عليه وآله في بيته

---

(١) جاء الحديث في سنن أبي داود ٢/١٣٧ كتاب اللقطة باختصار ورواه أيضاً ابن المغازلي في مناقبه/٣٦٨

فغدا عليه عليّ بن أبي طالب عليه السّلام الغداة وكان يحبّ ان لايسبقه اليه احد، فدخل واذا النبيّ في صحن الدار وإذا رأسه في حجر دحية بن خليفة الكلبي فقال: السّلام عليك، كيف أصبح رسول الله؟ قال: بخير يا اخارسول الله، قال له علي: جزاك الله عنا أهل البيت خيراً، قال له دحية: اني احبّك وان لك عندي مدحة ازفها اليك: أنت اميرالمؤمنين وقائد الغر المحجلين وسيّد ولد آدم، يوم القيامة ماخلا النبيين والمرسلين، ولواء الحمد بيدك يوم القيامة: تزف أنت وشيعتك مع محمّد وحزبه الى الجنان، زفاً زفاً، قد افلح من تولاك وخسر من عاداك، بحبّ محمّد احبّوك، ومبغضوك لن تنالهم شفاعة محمّد صلّى الله عليه وآله ادن مني، صفوة الله فأخذ رأس النبيّ فوضعه في حجره [وذهب فرفع رسول الله رأسه] فقال ماهذه الهمهمة فاخبره الحديث فقال: ياعلي لم يكن دحية الكلبي، كان جبرئيل، سماك باسم، سماك الله به وهوالذي القى محبتك في صدور المؤمنين ورهبك في صدور الكافرين.

/ ٣٣٠ـ وبهذا الاسناد عن الحافظ أبي بكر أحمد بن موسى بن مردويه بن فورك الاصبهاني هذا حدثني محمّد بن عبدالله بن الحسين، حدثنا علي بن الحسين

النور خرج من فيها وهي تدور في الجنة الى ان يدخلها أمير المؤمنين عليه السّلام[١].

٣٢٢ ـ وبهذا الاسناد عن الإمام محمّد بن أحمد بن شاذان هذا، حدثني محمّد ابن علي بن الفضل بن زيات، عن علي بن بزيع الماجشون، عن اسماعيل ابن ابان الوراق، عن غياث بن ابراهيم، عن جعفر بن محمّد، عن أبيه، عن علي بن الحسين، عن أبيه قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: نزل عليّ جبرئيل عليه السّلام صبيحة يوم فرحا مستبشراً، فقلت: حبيبي مالى اراك فرحاً مستبشرا؟ فقال: يامحمّد وكيف لااكون كذلك وقد قرت عينى بما اكرم الله به أخاك ووصيّك وامام امتك على بن أبي طالب عليه السّلام، فقلت: وبم أكرم الله أخى وامام امتى؟ قال: باهى بعبادته البارحة ملائكته وحملة عرشه وقال: ملائكتى انظروا الى حجتي في ارضي على عبادي بعد نبيّي، فقد عفر خده في التراب تواضعاً لعظمتى، اشهدكم انه امام خلقي ومولى بريتى[٢].

٣٢٣ ـ وبهذا الاسناد عن الإمام محمّد بن أحمد بن شاذان هذا، حدثنا أبومحمّد عبدالله بن الحسين الصالح، عن محمّد بن على الاعرج، عن محمّد بن الحسين ابن عبدالوهاب، عن علي بن الحسين، عن الربيع بن يزيد الرقاشي، عن أنس قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: إذا كان يوم القيامة ينادون علّي بن أبي طالب عليه السّلام بسبعة اسماء: ياصديق، يادال، ياعابد، ياهادي، يامهدي، يافتى، ياعلى، مرّوا انت وشيعتك الى الجنة بغير حساب[٣].

٣٢٤ ـ وأنبأني أبوالعلاء الحافظ الحسن بن أحمد العطار الهمداني، اخبرنا الحسن بن أحمد المقري، أخبرنا أحمد بن عبدالله الحافظ، حدثنا أبوالعباس

(١)و(٢)و(٣) كتاب مائة منقبة/ ١٣٢ ـ ح/ ٦٥ و١٤٣ ـ ح/ ٧٧ و١٥٠ ـ ح٨٣.

٣١٨- وبهذا الاسناد عن الإمام محمّد بن أحمد بن [علي بن الحسن بن] شاذان هذا، حدثني أحمد بن محمّد بن سليمان، عن جعفر بن محمّد، عن يعقوب بن يزيد، عن صفوان بن يحيى، عن داود بن الحصين، عن عمر بن اذينة، عن جعفر بن محمّد، عن ابيه، عن علي بن الحسين، عن ابيه قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: يا عليّ مثلك في امّتي، مثل المسيح عيسى بن مريم، افترق قومه ثلاث فرق: فرقة مؤمنون وهم الحواريون، وفرقة عادوه وهم اليهود، وفرقة غلوا فيه فخرجوا عن الايمان، وان امّتي ستفترق فيك ثلاث فرق: فرقة شيعتك وهم المؤمنون، وفرقة اعداؤك وهم الناكثون، وفرقة غلوا فيك وهم الجاحدون السابقون، فأنت ياعلي وشيعتك في الجنة، ومحبّوا شيعتك في الجنة، وعدوّك والغالي فيك في النار(١).

٣١٩- وبهذا الاسناد عن الإمام محمّد بن أحمد بن شاذان هذا، حدثنا هارون ابن موسى، عن جعفر بن علي الدقاق، عن الحرث بن محمّد، عن سعيد بن كثير، عن محمّد بن الحسين المعروف بشلقان(٢)، عن جعفر بن محمّد عن أبيه عن جابر بن عبدالله قال سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله يقول أول من يدخل الجنة من النبيين والصديقين علي بن أبي طالب، فقام إليه أبودجانة [فقال له] ألم تخبرنا عن الله تعالى أنه أخبرك أن الجنة محرمة على الأنبياء حتى تدخلها أنت، وعلى الامم حتى تدخلها أُمتك؟ قال: بلى ولكن أما علمت ان حامل لواء الحمد أمامهم وعلي بن أبي طالب حامل لواء الحمد يوم القيامة بين يديّ، يدخل به الجنة وأنا على أثره، فقام علي عليه السّلام وقد اشرق وجهه سروراً ويقول: الحمدلله الذي شرفنا بك يا رسول الله(٣).

---

(١) و(٣) نفس المصدر/ ٨٠ - ح/ ٤٨ و ٨١/ ح/ ٤٩.

(٢) في المخطوطتين «سلقان» والصحيح «شلقان» كما حققناه راجع معجم رجال الحديث والكنى والالقاب.

عليه المفلحون الفائزون بالجنة فاعطاني.

وامّا الرابعة فسألت ربي ان تسق أمتي من حوضي فأعطاني.

وامّا الخامسة فسألت ربي أن يجعلك قائد امتي الى الجنة فأعطاني، فالحمدلله الذي منّ عليّ بذلك[1].

٢٨١ ـ وبهذا الأسناد عن رسول الله صلّى الله عليه وآله قال: يا علي انك قسيم النار، وانك تقرع باب الجنة فتدخلها بلاحساب[2].

٢٨٢ ـ وبهذا الأسناد عن رسول الله صلّى الله عليه وآله: اذا كان يوم القيامة نوديت من بطنان العرش: يا محمّد نعم الأب، أبوك ابراهيم الخليل، ونعم الاخ، أخوك علي بن أبي طالب عليه السّلام[3].

٢٨٣ ـ وبهذا الأسناد عن رسول الله صلّى الله عليه وآله أنه قال: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وأبوهما خير منهما[4].

٢٨٤ ـ وبهذا الأسناد عن رسول الله صلّى الله عليه وآله انه قال: ياعلي ان الله قد غفر لك ولأهلك ولشيعتك ومحبي شيعتك ومحبّي محبيّ شيعتك، وابشر فانك الانزع البطين، منزوع من الشرك، بطين من العلم[5].

٢٨٥ ـ وبهذا الأسناد عن رسول الله صلّى الله عليه وآله انه قال: ياعلي انك أُعطيت ثلاثاً قلت: فداك أبي وامّي وما أُعطيت؟ قال: أُعطيت صهراً مثلي، وأُعطيت مثل زوجتك فاطمة وأُعطيت مثل ولديك الحسن والحسين[6].

---

(١) ورد نظيره في تاريخ ابن عساكر ترجمة الإمام علي عليه السّلام ٢/٣٤٢ وفي تاريخ بغداد ٤/٣٣٩.

(٢) و (٣) مناقب ابن المغازلي/ ٦٧.

(٤) هذا الحديث ساقط من [و].

(٥) الحديث رواه الجويني في فرائد السمطين ١/٣٠٨ ورواه أيضاً ابن المغازلي في مناقبه/٤٠٠.

(٦) الحديث رواه أيضاً الجويني في فرائد السمطين ١/١٤٢.

يا فاطمة لاتبكى، فانى اذا دعيت غداً الى رب العالمين فيكون علي معى، واذا حبيت غداً فيحبي معى، يافاطمة لا تبكى، فانّ علياً وشيعته غداً هم الفائزون،يدخلون الجنة - قال يوسف...[1] يوم القيامة-قال فلما قلت ذلك للفتى قال لى: انشدك بالله عزّوجلّ من انت؟ قلت: انا رجل من أهل الكوفة، قال: أعربي ام مولى؟ قلت: بل عربى شريف. قال فكسانى ثلاثين ثوبا في تخت[2] وأعطاني عشرة آلاف درهم في كيس. ثمّ قال لي: اقررت عيني يافتى، اقرّ الله عينيك، ولم يسلنى عمّا سوى ذلك ولكن لى اليك حاجة، فقلت له قضيت ان شاءالله فقال: اذا اصبحت غداً فأت مسجد فلان كيماترى اخى الشقي.

قال ابوجعفر: فوالله لقد طالت عليّ تلك الليلة حتى خشيت الاّ أصبح حتى أفارق الدنيا. قال فلما اصبحت أتيت المسجد الّذي وصف لي، وحضرت الصلاة فقمت في الصف الاوّل لفضله، واذا على جانبي الى يسارى شاب معتم بعمامة، فذهب ليركع فسقطت العمامة من رأسه فنظرت اليه فاذاً رأسه رأس خنزير، ووجهه وجه خنزير.

قال ابوجعفر: فوالّذي احلف به، ماعلمت ما انافيه ولاعقلت انى صلاة انا، ام في غير صلاة تعجبّاً ودهشت حتى ما ادري ماأقول في صلاتي إلى أن فرغ الامام من التشهد، فسلم وسلّمت فقلت له: يافتى ماهذا الّذي ارى بك؟ فقال لي: فلعلك صاحب اخى الذي ارشدك اليّ لترانى؟ قلت: نعم، وأخذ بيدى فأقامنى وهو يبكى بكاء شديداً قد شهق في بكائه حتى كادت نفسه ان تفيض حتى اتى بي الى منزله، فقال لى: انظر الى هذا البنيان، فنظرت اليه ثمّ قال لى: انّى رجل كنت أؤذّن وأؤمّ بقوم

---

(١) وقع سقط في النسخة.

(٢) التخت: وعاء تصان فيه الثياب فارسية وقد تكلم به العرب. لسان العرب.

١١٩ ـ و أنبأني أبوالعلاء الحسن بن أحمد هذا، أخبرني أبوالقاسم اسماعيل بن أحمد بن عمر الاشعثي، أخبرنا أبوالقاسم اسماعيل بن مسعدة ابن اسماعيل بن أحمد بن إبراهيم الجرجاني ببغداد، حدثنا أبوالقاسم حمزة بن يوسف السهمي، أخبرنا أبوأحمد عبدالله بن عدي الحافظ، حدثنا الحسن بن عليّ الاهوازي، حدثنا معمر بن سهل، حدثنا أبوسمرة أحمد بن سالم، حدثنا شريك، عن الاعمش، عن عطية، عن أبي سعيد، عن النبي صلّى الله عليه وآله قال: خير البرية عليّ[1].

١٢٠ ـ و أخبرني سيدالحفاظ أبومنصور شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلميّ فيما كتب اليّ من همدان أخبرنا عبدوس بن عبدالله بن عبدوس الهمداني كتابة، حدثنا الشيخ أبو الحسين أحمد بن محمّد بن أحمد البزاز ببغداد، حدثني القاضي أبو عبدالله الحسين بن هارون بن محمّد الضبي، حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمّد بن سعيد الحافظ أن محمّد بن أحمد القطواني حدثهم قال: حدثنا إبراهيم بن أنس الانصاري، حدثنا إبراهيم بن جعفر بن عبدالله بن محمّد بن مسلمة، عن أبي الزبير، عن جابر قال: كنا عند النبيّ صلّى الله عليه وآله واقبل علي بن أبي طالب عليه السّلام فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله: قد أتاكم أخي، ثم التفت الى الكعبة فضربها بيده ثم قال: والذي نفسي بيده ان هذا وشيعته هم الفائزون يوم القيامة، ثم قال: انه أولكم ايماناً معي وأوفاكم بعهدالله تعالى وأقومكم بامر الله وأعدلكم في الرعية واقسمكم بالسوية واعظمكم عندالله مزية قال ونزلت فيه: «ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية»[2] قال فكان أصحاب

---

(١) للحديث مصادر كثيرة منها: تاريخ بغداد ١٩٢/٣ ـ ذخائر العقبى/٩٦ و رواه ايضاً الجويني في فرائد السمطين ١٥٥/٢.

(٢) البيّنة: ٧.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء
من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الرابع عشر

العباس - لطف الله

٦٥٣٣ - ٦٩٣٢

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

وإبراهيم بن هَرَاسة.

روى عنه ابنه عبدالوهاب، ومحمد بن صالح بن ذَرِيح العُكْبَري، وصالح بن أحمد القيراطي.

حدثني الحسن بن أبي طالب، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثنا صالح بن أحمد بن يونُس البَزَّاز، قال: حدثنا عصام بن الحكم العُكْبري، قال: حدثنا جُمَيْع بن عُمر البَصْري، قال: حدثنا سَوَّار، عن محمد

(١) بعد هذا «البغدادي»، وليست في النسخ.

(٢) في م: «مخلد»، محرف، وهو من رجال التهذيب.

(٣) هذا إسناد فيه صاحب الترجمة، ولم نقف على من تابعه عليه، ولا على من أخرجه، وذكر السيوطي في الجامع الكبير ٢/ ٥٦٥ عن عدي بن حاتم، قال: ما جاء وقت صلاة قط إلا وقد أخذت لها أهبتها، وما جاءت إلا وأنا إليها بالأشوق، وعزاه إلى ابن عساكر.

(٤) انتبه الذهبي في وفيات الطبقة الرابعة والعشرين من تاريخ الإسلام.

ابن جُحادة، عن الشَّعبي، عن عليّ، قال: قال لي(١) رسولُ الله ﷺ: «أنتَ وشيعَتُك في الجنَّة»(٢).

من يريد الدنيا فيريد خمس مائة شاة ورعاتها، وأما من يريد الآخرة فيريد خمس كلمات، قال: «فأيهما تريد؟» قلت: الخمس كلمات، قال: «فقُلْ: **اللّهم اغفرْ لي ذنبي، وطيّب لي كسبي، ووسّع لي في خلقي، ومتّعني**[1] **بما قسمتَ لي، ولا تذهب بنفسي إلى شيءٍ قد صرفته عني**»[٨٩٦٦].

أَخْبَرَنا أَبُو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا عاصم بن الحَسَن، أنا أبو عمر بن مهدي، أنا أَبُو العبّاس بن عُقْدة، نا مُحَمّد بن أَحْمَد بن الحَسَن القطواني، نا إِبْرَاهيم بن أنس الأنصاري، نا إِبْرَاهيم بن جعفر بن عَبْد الله بن مُحَمّد بن مَسْلَمة، عَن أبي الزبير، عَن جابر بن عَبْد الله قال:

كنا عند النبي ﷺ، فأقبل عَلي بن أبي طالب، فقال النبي ﷺ: «**قد أتاكم أخي**»، ثم التفت إلى الكعبة فضربها بيده ثم قال: «**والذي نفسي بيده إنّ هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة**»، ثم قال: «**إنّه أولكم إيماناً معي، وأوفاكم بعهد الله، وأقومكم بأمر الله، وأعدلكم في الرعية، وأقسمكم بالسويّة، وأعظمكم عند الله مزية**» قال: ونزلت: ﴿**إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية**﴾[2] قال: فكان أصحاب مُحَمّد ﷺ إذا أقبل علي قالوا: قد جاء خير البرية[٨٩٦٧].

أَخْبَرَنا أَبُو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا أَبُو القاسم بن مَسْعَدة، أنا حمزة بن يوسف، أنا أَبُو أَحْمَد بن عَدِي[3]، نا الحَسَن بن عَلي الأهوازي، نا معمر بن سهل، نا أَبُو سمرة أَحْمَد بن سالم، نا شريك، عَن الأعمش، عَن عطية، عَن أبي سعيد، عَن النبي ﷺ قال: «**عَليّ خير البرية**»[٨٩٦٨].

قال أَبُو أَحْمَد: وهذا قد رواه غير أبي سَمُرَة عن شريك، وروي عن غير شريك أيضاً، عَن الأعمش، عَن عطية، عَن جابر بن عَبْد الله: «كنا نعد علياً من خيارنا».

ولا يسنده هكذا إلاّ أَبُو سَمُرَة.

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم عَلي بن إبراهيم، وأَبُو الحَسَن بن سعيد، قالا: نا ـ وأَبُو منصور بن زُرَيق، أنا ـ أَبُو بكر الخطيب[4]، أنا عُبَيْد الله بن أبي الفتح، وعَلي بن أبي عَلي،

تفسير الطبري

جامع البيان عن تأويل آي القرآن

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري

(٢٢٤هـ - ٣١٠هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدار هجر

الدكتور عبد السند حسن يمامة

الجزء الرابع والعشرون

هجر

للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

أَلَك ، أو لأَك . ومِن : يَرى ، وتَرى ، ونَرى . وهو « يفعلُ » مِن : رأيتُ . **والآخرُ** : أنْ يكونوا وجَّهوها إلى أنها « فعيلةٌ » مِن البَرَى[1] وهو الترابُ . حُكى عن العربِ سماعًا : بفيك[2] البَرَى . يعنى به الترابَ .

وقولُه : ﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ ﴾ . يقولُ تعالى ذكرُه : إنَّ الذين آمنوا باللَّهِ ورسولِه محمدٍ ، وعبَدوا اللَّهَ مخلصين له الدينَ حنفاءَ ، وأقاموا الصلاةَ ، وآتَوُا الزكاةَ ، وأطاعوا اللَّهَ فيما أمَر ونهى ، ﴿ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ ﴾ . يقولُ : مَن فعَل ذلك مِن الناسِ فهم خيرُ البريةِ . ٣٠/٢٦٥

/وقد حدَّثنا ابنُ حميدٍ ، قال : ثنا عيسى بنُ فرقدٍ ، عن أبى الجارودِ ، عن محمدِ ابنِ علىٍّ : ﴿ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ ﴾ . فقال النبىُّ ﷺ : « أنت يا علىُّ وشيعتُك »[3] .

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى : ﴿ جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ ﴿٨﴾ ﴾ .

يقولُ تعالى ذكرُه : ثوابُ هؤلاء الذين آمنوا وعمِلوا الصالحاتِ عندَ ربِّهم يومَ القيامةِ ، ﴿ جَنَّٰتُ عَدْنٍ ﴾ . يعنى : بساتينُ إقامةٍ لاظعنَ فيها ، تجرى مِن تحتِ أشجارِها الأنهارُ ، ﴿ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ﴾ . [4]يقولُ : ماكثين فيها أبدًا[4] ، لا يخرجون عنها ، ولا يموتون فيها ، ﴿ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ ﴾ بما أطاعوه فى الدنيا وعمِلوا لخلاصِهم

---

(١) فى ت ١ : « البراء » .

(٢) فى معانى القرآن للفراء ٣/ ٢٨٢ : « بفيه » . وهو دعاء على الإنسان ، تقول : بفيه البرى ، وحمّى خيبرا ، وشرّ ما يُرى ، فإنه خيسرى . اللسان (ب ر ى) .

(٣) أخرجه ابن عدى فى الكامل ١/ ١٧٤ ، وابن عساكر فى تاريخ دمشق ٤٢/ ٣٧١ من حديث أبى سعيد الخدرى مرفوعًا بلفظ : « على خير البرية » . قال ابن حجر فى لسان الميزان ١/ ١٧٥ : وهذا كذب .

(٤ - ٤) سقط من : ت ١ .

استجلاب ارتقاء الغرف

بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوي الشرف

تأليف

الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي

(٨٣١ ـ ٩٠٢ هـ)

تحقيق ودراسة

خالد بن أحمد الصمي بابطين

الجزء الأول

دار البشائر الإسلامية

١٥٨ ـ وعن علي بن أبي طالب رضي الله عنه رَفَعَهُ:

«يا عليُّ! إنَّ أهْلَ شِيعَتِنا يخرجون من قبورهم يومَ القيامةِ على ما بهم مِنَ الذُّنوبِ والعُيُوبِ، وجُوهُهُمْ كالقمرِ ليلةَ البدرِ...» الحديث؛ وفيه كلامٌ أكثر من هذا، وكلُّه كَذِبٌ. وقد أورده ابنُ الجوزيِّ في «الموضوعات»(١).

= عبّاد الدَّبري في «الميزان» (١/ ٢٣١)، و «لسانه» (١/ ٤٦١). قال ابن الصلاح: وجدتُ فيما روى الدَّبْري عن عبد الرزاق أحاديث أستنكرها جدًّا، فأحلتُ أمرها على الدَّبْريّ؛ لأنَّ سماعه منه متأخر جدًّا، والمناكير التي تقع في حديث عبد الرزاق فلا يلحق الدَّبْريّ منه تبعة، إلاَّ أنه صحّف أو حرّف؛ وإنما الكلام في الأحاديث التي عنده في غير التصانيف، فهي التي فيها المناكير، وذلك لأجل سماعه منه حالة الاختلاط، والله أعلم. وانظر ترجمة محمد بن حيوية في «الميزان» (٦/ ١٢٩)، ونَقَلَ فيه قول الخطيب نقلاً عن البرقاني: كان غير موثَّق عندهم. وكذلك «اللسان» (٥/ ١٥٥).

● الطريق الثالث: عن جابر رضي الله عنه:

أخرجه ابن عدي في «كامله» (٥/ ١٨٢٤) في ترجمة عبد الله بن عثمان الشامي ـ عنه، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، عن جابر رضي الله عنه، عن النبي ﷺ أنه كان بعرفة وعليٌّ تُجاهه فقال: «يا عليّ! أُدْنُ مني، ضع خَمْسك في خَمْسي. يا عليّ! خلقتُ أنا وأنت من شجرة، أنا أصلها، وأنت فرعها، والحسن والحسين أغصانها، من تعلّق بغُصْنٍ منها أدخله الله الجنة».

قلتُ: هذا الطريق البلاء فيه من عثمان بن عبد الله الشامي.

قال ابن عدي: حدَّث بالمناكير عن الثقات، ثم ساق له أحاديث منكرة، ومن جملتها هذا الحديث ثم قال: وهذه الأحاديث عن ابن لهيعة التي ذكرتُها لا يرويها غير عثمان بن عبد الله هذا، ولعثمان غير ما ذكرت من الأحاديث؛ أحاديث موضوعة. وذكر الذهبي أنه كان يسرق الأحاديث، وكان يُحدِّث عن الليث ومالك، وكان يضع عليهم الحديث؛ لا يحلُّ كتب حديثه إلاَّ على سبيل الاعتبار. وقال الدارقطني: متروك الحديث. وقال مرَّةً: يضع الأباطيل على الشيوخ الثقات. وقال الجوزجاني. كذّاب، يسرق الأحاديث. وقال مسعود السجزي: كذّاب.

وقال الحاكم: حدَّث عن مالك والليث وابن لهيعة ورشدين وحماد بن سلمة وغيرهم بأحاديث موضوعة، حدَّثنا الثقات من شيوخنا؛ والحمل فيها عليه. انظر: «ميزان الاعتدال» (٥/ ٥٥)، و «لسان الميزان» (٤/ ١٧٠).

(١) حديثٌ موضوعٌ.

أورده في (١/ ٣٢٢) ـ باب فضائل أهل البيت، من طريق محمد بن سالم، عن جعفر بن محمد بن علي، عن أبيه محمد بن علي، عن علي بن الحسين، عن الحسين بن علي، عن علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله ﷺ: ... وذكره. وفيه زيادة. قال ابن الجوزي عقبه: «هذا حديث موضوع. قال علي بن =

عبيد الله بن أبي رافع، عن أبيه، عن جدِّه[1]. وسيأتي في الباب الخامس حديثٌ لأبي رافعٍ أيضًا فيه: «وشيعتُنا عن أَيْمَانِنا وشمائِلِنا»[2].

١٤٣ ــ ومن حديث عليٍّ: «إنَّ الله قد غَفَرَ لشيعتِك ولِمُحِبِّي شيعتِك»[3].

• والشِّيعة: الفرقة من النَّاس، وقد غلب على كلِّ من يتولَّى عليًّا رضي الله عنه وأهل بيته، حتى صار اسمًا[4] لهم خاصًّا، فإذا قيل: فلانٌ من الشِّيعة عُرِفَ أنه منهم.

---

(١) إسنادُهُ ضعيفٌ جدًا.

أخرجه في «الكبير» من طريق حرب بن الحسن الطحّان، عن يحيى بن يعلى، عن محمد بن عبيد الله بن أبي رافع، عن أبيه، عن جدِّه، بلفظه.

وهو مسلسل بالضعفاء: حرب، ويحيى، ومحمد؛ وبعضهم أشدُّ ضعفًا من بعض.

أمّا حرب بن الحسن الطحّان، فقد ضعّفه الأزدي بقوله: «ليس حديث به بذاك». وقال أبو حاتم في «الجرح والتعديل» (٣/ ٢٥٢): «شيخ». وقال الهيثمي كما سيأتي: «ضعيف». وذكره ابن حبان في «الثقات» (٨/ ٢١٣)!

وأمّا يحيى بن يعلى، فهو الأسلمي القَطَواني. قال البخاري: مضطرب الحديث. وقال أبو حاتم: ضعيف. وقال ابن حبان: يروي عن الثقات الأشياء المقلوبات. وقال البزار: يغلط في الأسانيد. وقال الحافظ: ضعيف شيعي. انظر: «الميزان» (٧/ ٢٢٧)، و «المجروحين» (٣/ ١٢١)، و «التهذيب» (١١/ ٢٦٤)، و «التقريب» (ص ١٠٧٠).

قال الهيثمي في «المجمع» (٩/ ١٣١): «رواه الطبراني من رواية حرب بن الحسن الطحّان، عن يحيى بن يعلى، وكلاهما ضعيف».

قلتُ: ويظهر ــ والله أعلم ــ أنَّ الهيثميَّ غفل عن محمد بن عبيد الله بن أبي رافع فلم يُشِرْ إلى تضعيفه ههنا! وإلاَّ فهو منكر الحديث، كما سبق الكلام عليه مفصَّلاً عند الحديث رقم (٨٨)، وقد ضعَّفه الهيثميُّ نَفْسُهُ في ذلك الموضع. وحكَمَ المؤلفُ على حديثٍ لأبي رافع ــ سيأتي برقم (١٩٧) بنفس إسناد هذا الحديث ــ بقوله: «وسنده ضعيفٌ جدًا»، بل قال شيخه الحافظ ابن حجر: «سنده واهٍ». انظر: «الكافي الشاف في تخريج أحاديث الكشاف» (ص ١٤٥) ــ رقم (٣٥١).

(٢) إسنادُهُ ضعيفٌ جدًا.

أخرجه الطبراني في «المعجم الكبير» (١/ ٣١٩) ــ رقم (٩٥٠) بنفس الإسناد السابق، وسيأتي برقم (١٩٧) وحكَمَ المؤلفُ عليه بالضَّعف الشَّديد.

(٣) أخرجه الدَّيلمي في «الفردوس» (٥/ ٣٢٩) ــ رقم (٨٣٣٧)، وسيذكره المؤلف بإسناده ومتنه في الباب الخامس برقم (٢٠٥)، وسيكون الكلام عليه هناك، فانظره في موضعه.

(٤) في (م): (حتى صار سيما لهم).

١٤٢ ـ وعن أبي رافع رضي الله عنه، أنَّ رسولَ الله ﷺ قال لعليٍّ رضي الله عنه: «أَنْتَ وشِيعَتُكَ تَرِدُونَ عليَّ الحَوْضَ رِوَاءً مَرْوِيِّين مُبْيَضَّة وجوههم، وإنَّ عَدوَّكَ يَرِدُونَ عليَّ ظِمَاءً مُقْبَحِين». أخرجه الطَّبرانيُّ في «الكبير»[١] من حديثِ محمَّدِ بنِ

= ويحيى بن سعيد، هو القطان. (ثقة متقن حافظ، إمام قدوة). «التقريب» (ص ١٠٥٥). وسعيد بن أبان القرشي، هو ابن سعيد بن العاص الأموي، كان من أصدقاء عمر بن عبد العزيز وجلسائه. وهو ثقة كما في «التقريب» (ص ٣٧٣).

● وله عند الأصبهاني طريقٌ آخر؛ لكنْ فيه متَّهمٌ ومتروكٌ:

أخرجه في «مقاتل الطالبيين» (ص ١٨٣) من طريق أبي عُبيد، عن محمد بن علي بن خلف العطار، عن عمرو بن عبد الغفار الفُقَيْمي، عن سعيد بن أبان قال: كنت عند عمر بن عبد العزيز... وذكره.

أبو عُبيد الصيرفي لم أجد له ترجمة كما مضى. ومحمد بن علي بن خلف العطار؛ اتَّهمه ابن عدي، وابن الجوزي «ضعفاء ابن الجوزي» (٣/ ٨٦). وشيخه الفُقَيْمي، قال فيه أبو حاتم: «متروك الحديث». وقال العقيلي: «منكر الحديث». انظر: «ميزان الاعتدال» (٥/ ٣٢٨). وقال ابن عدي في «الكامل» (٥/ ١٧٩٥): «ليس بالثبت بالحديث، حدَّث بمناكير في فضائل علي رضي الله عنه». وقال في آخر ترجمته (٥/ ١٧٩٧) بعد أنْ أورد جملةً من حديثه: «... وهو متَّهم إذا روى شيئًا في الفضائل، وكان السَّلف يتَّهمونه بأنه يضع في فضائل أهل البيت وفي مثالب غيرهم!».

● قلتُ: قول عمر بن عبد العزيز الأخير: «إنه ليس أحد من بني هاشم إلاَّ وله شفاعة»؛ مرويٌّ عن كعب الأحبار، كما أخرجه الآجرِّيّ في «الشريعة» (٣/ ١٢٥٠، ١٢٥١)، و (٥/ ٢٢٦١) ـ رقم (٨١٩، ٨٢٠، ٨٢١، ١٧٤٢، ١٧٤٣) من طريق عطية العوفي أنَّ كعبًا أخذ بيد العبَّاس رضي الله عنه فقال: «إني أدَّخر هذا للشفاعة. فقال: وهل شفاعة إلاَّ للأنبياء، أو قال: وهل لي شفاعة؟! فقال: نعم، ليس من أهل بيت نبيٍّ إلاَّ كانت له شفاعة».

وفي لفظ: «ليس أحد من أهل بيت النبي ﷺ إلاَّ كانت له شفاعة يوم القيامة».

وفي آخر: «إنه ليس أحد من بيت نبيٍّ يُسلم إلاَّ كانت له شفاعة».

وإسنادُهُ ضعيفٌ.

فيه عطية بن سعد العوفي، تقدَّم في حديث (٢٧) أنه ضعيف.

وعلى فرض صحة هذا الخبر فهو من كلام أخبار كعب الأحبار، ولعلَّه أخذها من كتب الأقدمين! وقد أفاد العلاَّمة المعلمي ـ رحمه الله تعالى ـ في «الأنوار الكاشفة» (ص ٩٩) أنه ليس كلُّ ما نُسب إلى كعب الأحبار في الكتب بثابت عنه؛ فإنَّ الكذَّابين من بعده نسبوا إليه أشياء كثيرة لم يقلها!

(١) (١/ ٣١٩) ـ رقم (٩٤٨).

المستدرك

على الصحيحين

جلد 4

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل چار عورتیں ہیں (۱) خدیجہ بنت خویلد (۲) فاطمہ بنت محمد (اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4755 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَوَيْهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، آنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مِينَاءَ بْنِ اَبِي مِينَاءَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: خُذُوا عَنِّي قَبْلَ اَنْ تُشَابَ الْاَحَادِيثُ بِالْاَبَاطِيلِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آنَا الشَّجَرَةُ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَشِيعَتُنَا وَرَقُهَا، وَاَصْلُ الشَّجَرَةِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ، وَسَائِرُ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْجَنَّةِ هٰذَا مَتْنٌ شَاذٌّ، وَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ اِسْحَاقَ الدَّبَرِيَّ صَدُوقٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَبُوهُ، وَجَدُّهُ ثِقَاتٌ، وَمِينَاءُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَاللهُ اَعْلَمُ

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت میناء بن ابو میناء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: احادیث کے باطل کے ساتھ خلط ملط ہو جانے سے پہلے مجھ سے حدیث لے لو، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (فرض کرو کہ) میں ایک درخت ہوں تو فاطمہ اس کی شاخ ہے اور علی اس کا لقاح (نر کھجور کا شگوفہ جو مادہ کھجور میں ڈالا جائے) ہے اور حسن اور حسین اس کے پھل ہیں اور ہماری جماعت کے لوگ اس کے پتے ہیں اور اس درخت کی جڑیں جنت عدن میں ہیں۔ اور اس کے بقیہ حصے جنت کے بقیہ مقامات پر ہیں۔

۞۞ یہ متن شاذ ہے۔ اور اگر بات واقعی ایسی ہی ہے تو اسحاق الدبری صدوق ہیں اور عبدالرزاق اور اس کا والد اور اس کا دادا ثقہ ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام میناء نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت پائی ہے اور آپ علیہ السلام کے فرامین سنے ہیں۔ واللہ اعلم

4756 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبَوَيْهِ الرَّئِيسُ الْفَقِيهُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ النَّيْسَابُورِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَبْرَشُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْهَا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الَّذِي وَلَدَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتیں تو فرماتیں: میں نے ان سے زیادہ سچے لہجے والا شخص کبھی نہیں دیکھا سوائے ان کے والد محترم کے۔

شواهد التنزيل

لقواعد التفضيل

في الآيات النازلة في أهل البيت صلوات الله وسلامه عليهم

تأليف

الحافظ الكبير عبيد الله بن عبد الله بن احمد
المعروف بالحاكم الحسكاني الحذّاء الحنفي النيسابوري
من اعلام القرن الخامس الهجري

الجزء الثاني

حققه وعلق عليه
الشيخ محمد باقر المحمودي

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

[٢٠٦] ومن سورة لم يكن [ايضا نزل] فيها قوله تعالى :

« إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ »
[٦ / البينة : ٩٨]

١١٢٥ - حدثنا الحاكم ابو عبد الله الحافظ قراءة وإملاءاً [اخبرنا] ابو بكر ابن ابي دارم الحافظ بالكوفة [اخبرنا] المنذر بن محمد بن المنذر، قال : حدثني ابي ، قال : حدثني عمي الحسين بن سعيد ، عن ابيه ، عن إسماعيل ابن زياد البزاز ، عن إبراهيم بن مهاجر مولى آل شخبرة ، قال : حدثني يزيد بن شراحيل الأنصاري كاتب علي ، قال :

سمعت علياً يقول: حدثني رسول الله ﷺ وأنا مسنده الى صدري فقال: يا علي أما تسمع قول الله عزّ وجلّ : « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية » هم أنت وشيعتك ، وموعدي وموعدكم الحوض ، إذا اجتمعت الأمم للحساب تدعون غراء محجلين .

قال الحاكم : [هذا حديث] غريب في الفضائل لا أعلم أنا كتبناه/١٩٣/ب/ إلا بهذا الإسناد (١) .

و[ورد] في الباب [ايضاً] عن ابن عباس (٢) .

١١٢٦ - اخبرناه ابو بكر الحارثي [اخبرنا] ابو الشيخ الإصبهاني [اخبرنا] إسحاق بن احمد الفارسي [اخبرنا] حفص بن عمر المهرقاني [اخبرنا] حبوية - يعني إسحاق بن إسماعيل - عن عمر بن هارون ، عن عمرو ، عن جابر ، عن محمد بن علي وتميم بن حذلم (٣) :

عن ابن عباس قال : لما نزلت هذه الآية : « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية » قال النبي ﷺ لعلي: هو أنت وشيعتك،

---

(١) ورواه أيضاً عن طريق ابن مردويه بما ينتهي الى هذا السند في الحديث الثاني من الفصل (١٧) من مناقب الخوارزمي ص ١٨٦ . ورواه عنه في الباب : (٢٧) من كتاب غاية المرام ص ٣٢٧ ، ورواه ايضاً في الدر المنثور ، عن ابن مردويه عن علي عليه السلام .

وقال في الباب : (٦٢) من كفاية الطالب ص ٢٤٦ : وأخبرني المقري ابو إسحاق بن يوسف ابن بركة الكتبي في مسجده بمدينة الموصل ، عن الحافظ أبي العلاء الحسن بن احمد بن الحسن الهمداني ، عن أبي الفتح عبدوس ، عن الشريف أبي طالب الفضل بن محمد بن طاهر الجعفري في داره بإصبهان ، اخبرنا الحافظ ابو بكر احمد بن موسى [بن] مردويه بن فورك ، اخبرنا احمد بن محمد بن السري، حدثنا المنذر بن محمد بن المنذر .. ورواه في هامشه عن الدر المنثور: ج٦/٧٩ وفضائل الخمسة : ج ٢٢٨/١ .

(٢) قال في الدر المنثور : وأخرج ابن عدي عن ابن عباس قال : لما نزلت : « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي : هو انت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيين .

(٣) ورواه ايضاً في الحديث الأخير ، من الباب (٢٧) من المقصد الثاني من غاية المرام ص ٣٢٧ عن أبي نعيم الإصبهاني يرفعه الى تميم بن حذلم عن ابن عباس .

تاتي أنت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيين، ويأتي عدوك غضاباً مقحمين[١] قال [علي] : يا رسول الله ومن عدوي ؟ قال : من تبرأ منك ولعنك ثم قال رسول الله : من قال : رحم الله علياً يرحمه الله .

١١٢٧ - ورواه الفضل بن شاذان المقري عن حفص كذلك .

١١٢٨ - حدثنيه ابو عمرو المحتسب [حدثنا] ابو علي القاسم بن علي بن القاسم بن العباس ، والفضل بن شاذان القاضي بالري سنة تسعين [حدثنا] ابي [قال : حدثنا] ابي [قال : حدثنا] ابي [حدثنا] الفضل [حدثنا] جعفر بن عمر بن إسحاق بن إسماعيل حبويه ، عن عمر بن هارون ، عن جابر به لفظا سواء .

١١٢٩ - ورواه الفضل بن دكين ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر. وعن شداد بن رشيد ، عن جابر ، عن [الإمام] الباقر [عليه السلام] مرسلاً . وعن سليان بن نضلة الأسلمي ابي برزة .

١١٣٠ - اخبرنا ابو بكر ابن الحسن بن الحافظ [اخبرنا] ابو بكر

---

(٣) كذا في الأصل ، وفي غير واحد من المصادر : « غضاباً مقمحين » . والحديث رواه ايضاً في نور الأبصار ، ص ٧٠ و ١٠١ ، وقال ابن حجر في الآية (١١) من الآيات النازلة في اهل البيت مما ذكرها في الصواعق ص ٩٦ : وأخرج الحافظ جمال الدين الزرندي عن ابن عباس ان هذه الآية لما نزلت قال صلى الله عليه وسلم لعلي عليه السلام : هو انت وشيعتك تأتي انت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيين ، ويأتي عدوك غضاباً مقمحين . قال: ومن عدوي ؟ قال: من تبرّأ منك ولعنك !!

فويل لابن حجر مما كتبت ايديه ومما ضمت عليه جوانح قلبه من حب سيده معاوية المبدع سبّ امير المؤمنين ولعنه في الاقطار الاسلامية، والداعي الى التبري من علي بالرشا ، ثم بالضرب والهتك ، ثم بالقتل !! فويل للقاسية قلوبهم عن ذكر الله .

ابن ابي الحسن الحافظ [١] [اخبرنا] عمر بن الحسن بن علي بن مالك [اخبرنا] احمد بن الحسن بن سعيد الخزاز ، قال : حدثنا ابي [حدثنا] حصين بن مخارق ، عن حسان ابي علي وبحر المسلي:

عن ابي داود ، عن ابي برزة قال : تلا رسول الله : « إن الذين آمنوا
/١٩٤أ/ وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » [و] قال : هم انت وشيعتك يا علي وميعاد ما بيني وبينك الحوض .

و [ورد ايضاً] عن بريدة بن حصيب الأسلمي :

١١٣١ - حدثنا الحاكم ابو عبد الله الحافظ اقرأه وأملاه [علينا] [حدثنا] عبد الباقي بن قانع الحافظ إملاءاً ببغداد [حدثنا] احمد بن موسى بن إسحاق الحمّاد بالكوفة [حدثنا] القاسم بن الضحاك [حدثنا] الحسن بن علي البزاز ، عن عمرو بن شمر ، قال : سمعت محمد بن جُحادة يحدّث عن جابر الجعفي ، عن ابن بريدة عن ابيه قال :

تلا النبي هذه الآية : « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » فوضع يده على كتف علي وقال : هو انت وشيعتك ، يا علي ترد انت وشيعتك يوم القيامة رواءاً مرويّين ، ويرد عدوك عطاشا مقمحين [١] .

قال [الحاكم :] لم نكتبه من حديث محمد بن جُحادة إلا بهذا الإسناد .

و [في الباب ورد ايضاً] عن ابي جعفر الباقر عليه السلام :

١١٣٢ - فرات بن إبراهيم الكوفي قال : حدثني جعفر بن محمد بن

(١) كذا في النسخة ، وتقدم مثله في الحديث : (٨٠٩) ص ١٠٩ ، ج٢ ، ورواه ايضاً في الحديث : (٩٠٤) في أول الفصل (٥) من المقدمة وقال : « اخبرنا ابو بكر ابن ابي الحسن الحافظ ، اخبرنا عمرو بن الحسن بن علي بن مالك » ..

(١) هذا هو الصواب ، وذكره في الأصل بتقديم الحاء على الميم .

سعيد الأحمسي [حدثنا] الحسن بن الحسين [حدثنا] يحيى بن مساور ، عن اسرائيل ، عن جابر بن يزيد الجعفي :

عن ابي جعفر محمد بن علي عليهم السلام قال: [قال] رسول الله ﷺ: « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » هم انت وشيعتك يا علي [١] .

١١٣٣ – اخبرنا اسماعيل بن ابراهيم العطار [٢] ، وجعفر بن محمد الفزاري واحمد بن الحسن بن صبيح ، قالوا : حدثنا محمد بن مروان ، عن عامر السراج قال : حدثني عمرو بن شمر ، عن جابر :

عن ابي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله [صلى الله عليه وآله] : «إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية»[هم] انت وشيعتك ياعلي.

١٠٣٤ – [وقال ايضاً] : حدثنا الحسين بن الحكم [٣] [حدثنا] سعيد بن عثمان [عن] عمرو /١٩٤/ب/ بن شمر ، عن جابر ، عن ابي جعفر ، عن النبي ﷺ قال : هيا على [٤] « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » [قال : هم] انت وشيعتك ، ترد عليّ انت وشيعتك راضين مرضيين .

---

(١) وكأنه هو الحديث (٦) من تفسير الآية الشريفة في تفسير فرات ص ٢١٩ .

(٢) وهذا هو الحديث الثالث من تفسير الآية الكريمة في تفسير فرات ص ٢١٩ .

(٣) وهذا هو الحديث (٥) من تفسير الآية المباركة في تفسير فرات ص ٢١٩ ، والحديث التالي كأنه أسقط من نسخة فرات من أجرم بإسقاط السند منه ، ولعل المسقط تخيل زيادته لاشتراكه مع الحديث السادس – هنا المتقدم – سنداً ومتناً .

(٤) كذا في الأصل ، ولكن كتب فيه فوق كلمة : « هيا » كلمة « خف » ؟ كما ان بعدها بياضاً مقدار كلمتين .

١١٣٥ - [وقال ايضاً] حدثني جعفر الأحمسي [حدثنا] الحسن بن الحسين [حدثنا] شدّاد الجعفي ، عن جابر ، عن ابي جعفر محمد بن علي قال: قال رسول الله ﷺ : يا علي الآية التي أنزلها الله : « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » هم انت وشيعتك يا علي .

١١٣٦ - اخبرنا ابو عبد الله الشيرازي [اخبرنا] ابو بكر الجرجرائي ، [اخبرنا] ابو احمد البصري قال : حدثني الحسين بن حميد [حدثنا] ابو غسان مالك بن إسماعيل النهدي قال : حدثني مسعود بن سعد الجعفي ، عن جابر الجعفي :

عن ابي جعفر في قوله : « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » ، قال : هم علي وشيعته .

١١٣٧ - [و] رواه [ايضاً] ابو نعيم الفضل بن دكين الملائي عن شداد بن رشيد ، عن جابر ، وعن عمرو بن [شمر] عن جابر جميعاً :

عن ابي جعفر قال ، قال النبي ﷺ . وذكر كله في الصغيرة [١] .

١١٣٨ - و [ايضا رواه] إسرائيل وأبان بن تغلب ، عن جابر كذلك .

و [ورد ايضاً في الباب عن] جابر بن عبد الله الأنصاري :

١١٣٩ - فرات [٢] ، قال : حدثنا احمد بن عيسى بن هارون ، قال : حدثني علي بن احمد بن عيسى بن سويد القرشي الباني [٣] [حدثنا] سليمان ابن محمد البصري - ويعرف بابن ابي فاطمة - [حدثنا] جابر بن إسحاق

---

(١) كذا في النسخة ، ولعل الصواب : « في تفسيره » .

(٢) وهذا هو الحديث الرابع من تفسير الآية الشريفة في تفسير فرات ص ٢١٩ .

(٣) كذا في الأصل .

البصري عن احمد بن محمد بن ربيعة – ويعرف بابن عجلان – مولى علي بن ابي طالب عن ابن لهيعة ، عن ابي الزبير ، عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال /١٩٥/أ/ :

قال : كنا جلوساً عند رسول الله إذ أقبل علي بن ابي طالب ، فلما نظر إليه النبي قال : قد أتاكم اخي . ثم التفت الى الكعبة فقال : ورب هذه البنية إن هذا وشيعته [هم] الفائزون يوم القيامة .

ثم أقبل علينا بوجهه فقال : أما والله إنه أولكم إيماناً بالله وأقومكم بأمر الله ، وأوفاكم بعهد الله وأقضاكم بحكم الله وأقسمكم بالسوية وأعدلكم في الرعية وأعظمكم عندالله مزية . قال جابر: فأنزل الله «إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » فكان علي اذا اقبل قال أصحاب محمد : قد أتاكم خير البرية بعد رسول الله (١) .

---

(٣) كذا في النسخة ، وقال في الحديث : (٩٥١) من ترجمة امير المؤمنين من تاريخ دمشق : اخبرنا ابو القاسم ابن السمرقندي انبأنا عاصم بن الحسن ، انبأنا ابو عمر بن مهدي ، انبأنا ابو العباس بن عقدة ، انبأنا محمد بن احمد بن الحسن القطواني ، انبأنا ابراهيم بن انس الأنصاري ، انبأنا ابراهيم بن جعفر بن عبد الله بن محمد بن سلمة [ظ] عن أبي الزبير ، عن جابر بن عبد الله قال :

كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فأقبل علي بن أبي طالب فقال النبي صلى الله عليه وسلم : قد أتاكم اخي . ثم التفت الى الكعبة فضربها بيده ثم قال : والذي نفسي بيده إن هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة . ثم قال : إنه اولكم ايماناً معي [كذا] وأوفاكم بعهد الله وأقومكم بأمر الله وأعدلكم في الرعية وأقسمكم بالسوية ، وأعظمكم عند الله مزية .

قال : ونزلت « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » . قال : فكان أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم إذا أقبل علي قالوا : قد جاء خير البرية. ورواه عنه في الباب: (٦٢) من كفاية الطالب ص : ٢٤٤ وفي هامشه عن كنوز الحقائق ص ٨٢ وص ٩٢ ، ورواه ايضاً في تفسير الآية الكريمة من الدر المنثور ، نقلا عن ابن عساكر .

=

١١٤٠ – وحدثني احمدبن عبيد بن سلام [حدثنا] الحسن بن عبد الواحد، عن سليمان بن ابي فاطمة [عن] جابر بن اسحاق، عن احمد بن محمد بن عبد الله ابن عجلان مولى علي بن ابي طالب، عن عبد الله بن ابي لهيعة به لفظا سواء الا اختصرته.

١١٤١ – حدثني ابن فنجويه [حدثنا] محمد بن محمد بن ابي اسحاق الصيرفي [حدثنا] محمد بن عثمان بن ابي شيبة [حدثنا] زكريا بن يحيى [حدثنا] عمرو بن ثابت، عن ابيه، عن عاصم بن ضمرة، عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال:

بينا رسول الله يوماً في مسجد المدينة وذكر بعض اصحابه الجنة فقال رسول الله: إن لله لواءاً من نور، وعموداً من زبرجد خلقها قبل ان يخلق السماوات بألفي سنة، مكتوب على رداء [ظ] ذلك اللواء لا إله إلا الله، محمد رسول الله، آل محمد خير البرية. صاحب اللواء إمام القوم[١]. فقال

= أقول: ورواه ايضاً في الحديث (٣٦) من الجزء (٩) من امالي الطوسي ص ٢٥٧ قال: اخبرنا ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبدالله بن محمد بن مهدي قال: اخبرنا ابو العباس احمد ابن محمد بن سعيد بن عقدة الخ.

ورواه ايضاً في الحديث (٢٨) من كتاب الأربعين قال: اخبرنا ابو علي الحسن بن علي بن الحسن الصفار بقراءتي عليه، قال: اخبرنا ابو عمر بن مهدي الخ.

ورواه عنهما في الحديث (١٠) من الباب (٢٧) وفي الحديث (٦) من الباب: (٢٨) من المقصد الثاني من غاية المرام ص ٣٢٧ و٣٢٨. ورواه ايضاً عن الأمالي في الحديث (٦) من تفسير الآية (٧) من سورة البينة من تفسير البرهان: ج ٤ ص ٤٩١ ط ٢.

ورواه ايضاً في الباب (٣١) في الحديث (١٢٩) من كتاب فرائد السمطين، نقلاً عن مناقب الخوارزمي ص ١٧٨.

(١) هذا هو الظاهر، وفي النسخة: «اماء القوم».

علي : الحمد لله الذي هدانا بك وكرّمنا بك وشرّفنا . فقال له النبي صلى الله عليه وآله : يا علي /١٩٥/ب/ أما علمت ان من أحبّنا وانتحل محبّتنا أسكنه الله معنا ، وتلا هذه الآية : « في مقعد صدق عند مليك مقتدر » .

١١٤٢ – وعن جابر [كذا] حدثنا السيد ابوالحسن الحسني رحمه الله إملاءاً، [حدثنا] عبد الله بن محمد النصرابادي [حدثنا] عبد الله بن هاشم [حدثنا] وكيع بن الجراح [حدثنا] الأعمش ، عن عطية العوفي قال (١) :

دخلنا على جابر بن عبد الله الأنصاري وقد سقط حاجباه على عينيه من الكبر ، فقلنا له : اخبرنا عن علي فرفع حاجبيه بيده ثم قال : ذاك من خير البرية (٢) .

و [ورد ايضاً] في الباب عن ابي سعيد الخدري :

١١٤٣ – اخبرناه ابو عمرو البسطامي [اخبرنا] ابو احمد ابن عدي

---

(١) وقال احمد بن حنبل – في الحديث : (٧٢) من باب فضائل علي عليه السلام من كتاب الفضائل – : حدثنا وكيع ، حدثنا الأعمش ، عن عطية بن سعد العوفي قال : دخلنا على جابر بن عبدالله وقد سقط حاجباه على عينيه ؛ فسألناه عن علي فقلت : اخبرني عنه ؛ قال : فرفع حاجبيه بيده فقال : ذاك من خير البشر .

وقال في الحديث: (٢٦٨) منه : حدثنا عبدالله ، حدثنا الهيثم بن خلف، حدثنا عبد الملك ابن عبد ربه ابو إسحاق ، حدثنا معاوية بن عمار :

عن ابي الزبير ؛ قال : قلت لجابر : كيف كان علي فيكم ؟ قال : ذاك من خير البشر ؛ ما كنا نعرف المنافقين إلا ببغضهم إياه .

(٢) ورواه بطريقين تحت الرقم: (٣٦ و٥٢) من ترجمة امير المؤمنين من أنساب الأشراف، ج ٢ ص ١٠٣ ، و١١٣ ، وبطرق تحت الرقم : (٩٠٩) وتواليه من ترجمته عليه السلام من تاريخ دمشق .

الجرجاني (١) [اخبرنا] الحسن بن علي بن عبد الله الأهوازي [اخبرنا] معمر بن سهل [اخبرنا] ابو سمرة احمد بن سالم بن خالد بن جابر بن سمرة ، [اخبرنا] شريك ، عن الأعمش ، عن عطية :

عن ابي سعيد ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : علي خير البرية .

و[ورد ايضاً في الباب ، عن] ابن عباس ومعاذ :

١١٤٤ - فرات بن ابراهيم قال : حدثني سعيد بن الحسن (٢) [عن] الحسن بن عبد الواحد [عن] يوسف ، عن خالد ، عن حفص بن عمر ، عن جويبر ، عن الضحاك ، عن ابن عباس .

وعن نون [كذا] عن خالد بن معدان ، عن معاذ [في قوله تعالى] « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية » قالا : [هو] على بن ابي طالب ما يختلف فيها احد .

---

(١) ورواه ايضاً عنه في الحديث (٩٥٢) من ترجمة امير المؤمنين من تاريخ دمشق ، قال : اخبرنا ابو القاسم ابن السمرقندي ، انبأنا ابو القاسم ابن مسعدة ، انبأنا حمزة بن يوسف ، انبأنا ابو احمد ابن عدي.

ثم ساق الحديث مثل ما هنا ، ثم قال: قال ابو احمد : وهذا رواه غير ابي سمرة عن شريك، وروي عن غير شريك ايضاً ، عن الأعمش ، عن عطية ، عن جابر بن عبد الله [قال :] كنا نعد علياً من خيارنا . ولا يسنده هكذا الا ابو سمرة . وقال في الدر المنثور: وأخرج ابن عدي وابن عساكر ، عن ابي سعيد ، مرفوعاً : علي خير البرية .

ورواه ايضاً في الحديث : (١٢٨) في الباب (٣١) من فرائد السمطين .

(٢) كذا في النسخة ، والظاهر ان هذا هو الحديث الثاني من تفسير الآية الكريمة من تفسير فرات ص ٢١٨ وفيه : حدثني الحسين بن سعيد الخ .

١١٤٥ - قرئ على الجوهري فأقرّ به ، [حدثنا] محمد بن عمران [حدثنا] علي بن محمد الحافظ ، قال : حدثني الحسين بن الحكم الحبري [حدثنا] حسن بن حسين [حدثنا] حبّان ، عن الكلبي ، عن ابي صالح : عن ابن عباس [في قوله تعالى :] « إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم /١٩٦/أ/ خير البرية » [قال : هم] علي وشيعته .

[وهذا موجود] في التفسير [الذي] جمع الحبري وهذا آخره [١] .

١١٤٦ - [ورواه ايضاً] في [التفسير] العتيق . و [رواه ايضاً] سعيد بن ابي سعيد البلخي قال : حدثني ابي ، عن مقاتل بن سليمان ، عن الضحاك ، عن ابن عباس في قوله : « اولئك هم خير البرية » قال : نزلت في علي وأهل بيته .

١١٤٧ - [و] قال [ايضاً] : حدثني احمد بن يحيى [حدثني] ابو محمد الأعمش [عن] البلخي [كذا] عن الكلبي ، عن ابي صالح ، عن ابن عباس في قوله : « اولئك هم خير البرية » [قال:] نزلت في علي بن ابي طالب .

١١٤٨ - و [رواه ايضاً] السبيعي بإسناده عن حبّان ، عن الكلبي ، عن ابي صالح ، عن ابن عباس في قوله : « اولئك هم خير البرية » [قال : نزلت] في علي وشيعته .

---

(١) قال المحمودي : قد منّ الله علينا بالظفر على تفسير الحبري فوجدنا الحديث في آخره كما أفاده الحاكم (ره) ونسختنا من رواية المرزباني عن ابي الحسن علي بن محمد بن عبيد الحافظ ، عن الحسين بن الحكم الحبري مؤلف التفسير .

والنسخة نقلت عن خط ابن هلال الكاتب المعروف بابن البواب ، وهي من مخطوطات الخزانة المستنصرية ، وقد استنسخ منها محمد بن الحسن بن النعامم في اليوم السادس من شوال سنة احدى وستين وستمائة .

نزهة الأبصار ومحاسن الآثار

تأليف

أبي الحسن عليّ بن مهدي الطبري المامَطِيري

٢٨٠ ـ ٣٦٠هق تقريباً

تحقيق

العلّامة محمّد باقر المحمودي

تقديم وتنظيم الفهارس

محمد كاظم المحمودي

الأرحبي، عن محمّد بن عليّ أنّه قال:

«إنّ الرجل من شيعتي يخرج من بيته فلا يتكلّم بكلمة حتّىٰ يرجع إلىٰ بيته وقد ملأ الله صحيفته خيراً، يمرّ علىٰ من يحبّنا فإذا رأوه ذكرونا، ويمرّ علىٰ عدوّنا فيؤذيه فينا، فيؤجره الله سبحانه فيما أوذي فينا.

ما ننتظر نحن وشيعتنا إلّا إحدى الحسنيين: إمّا فتحاً من الله سبحانه يقرّ الله به أعيننا، أو قبضاً إلىٰ رحمته، وما عند الله خير للأبرار».

١٨٣ وأخبرنا محمّد [بن عليّ]، قال: حدّثنا عليّ بن العبّاس، قال: حدّثنا عباد، قال: حدّثنا علي بن هاشم، عن أبي الجارود، عن أبي سعيد، قال: سمعت الحسين بن عليّ يقول:

«من أحبّنا لله نفعه الله بحبّنا وإن كان أسيراً بالديلم، ومن أحبّنا لغير ذلك فإنّ الله يقضي في الأمور ما يشاء. وإنّ حبّنا أهل البيت يسقط الذنوب عن العباد كما تسقط الريح الورق من الشجر».

[شكاية أمير المؤمنين عند رسول الله ﷺ من بغض قريش وحسدهم له وقول رسول الله ﷺ: ألا ترضىٰ أن تكون أخي وأوّل أربعة يدخلون الجنّة...]

١٨٤ وروىٰ أبو رافع: أنّ أمير المؤمنين جاء إلىٰ باب رسول الله وهو مغضب، وقد عرفت

---

١٨٣ ورواه القاضي نعمان في شرح الأخبار ٢: ٩٠٦ قال: عليّ بن حمزة بإسناده عن الحسين بن عليّ ﷺ ...: من أحبّنا أهل البيت لله لا لغيره... فإنّ الله يفعل ما يريد، إنّ حبّنا... ليسقط.

ورواه ابن المغازلي في مناقبه: ٤٠٠ برقم ٤٥٤ عن معاوية بن هشام عن زياد بن المنذر أبي الجارود... بالفقرة الأولى والأخيرة دون الوسطى.

١٨٤ وقريباً منه رواه جماعة يجد الباحث نصوصهم في تعليق الحديث (٨٤٢) من ترجمة أمير المؤمنين ﷺ من تاريخ دمشق ٢: ٣٢٩.

←

ذلك في وجهه، فكرهت أن يدخل عليه علىٰ تلك الحال، فقلت له: إنّه في شغل، فرجع، ثمّ جاء ثانياً وأنا أعرف في وجهه ما عرفت أولاً فكرهت أن

← ورواه أيضاً الطبراني في ترجمة أبي رافع من المعجم الكبير ١: ٣١٩ برقم ٩٥٠ قال: حدّثنا أحمد بن العبّاس المري القنطري، حدّثنا حرب بن الحسن الطحّان، حدّثنا يحيىٰ بن يعلىٰ، عن محمّد بن عبيدالله بن أبي رافع، عن أبيه عن جدّه؛ أنّ رسول الله ﷺ قال لعليّ: إنّ أوّل أربعة يدخلون الجنّة: أنا وأنت والحسن والحسين، وذرارينا خلف ظهورنا، وأزواجنا خلف ذرارينا، وشيعتنا عن أيماننا وعن شمائلنا.

ورواه أيضاً حرفياً في ترجمة الإمام الحسن برقم ٢٦٢٤ من ج٣ ص٣٣.

ورواه ابن الأعرابي في معجمه ١: ٣٠٠ (٥٧٥) عن الغلابي عن ابن عائشة.

ورواه القطيعي في الحديث ١٩٢ من مناقب أمير المؤمنين ﷺ من زياداته على كتاب الفضائل لأحمد: ١٣٠، ط قم قال: حدّثنا محمّد بن يونس، قال: حدّثنا عبيدالله بن عائشة، قال: أخبرنا إسماعيل بن عمرو، عن عمر بن موسىٰ عن زيد بن علي بن حسين، عن أبيه، عن جده، عن عليّ ﷺ قال: شكوت إلىٰ رسول الله ﷺ حسد الناس إياي، فقال: أما ترضىٰ أن تكون رابع أربعة أول من يدخل الجنّة: أنا وأنت والحسن والحسين، وأزواجنا عن أيماننا وعن شمائلنا، وذرارينا خلف أزواجنا، وشيعتنا من ورائنا.

ورواه أيضاً أبو المعالي السيّد محمّد بن علي بن الحسين العلوي البغدادي ـ المترجم في عنوان: «الحسيني» من أعلام النبلاء ١٨: ٥٢٠ ـ في المجلس (١٣) من كتابه عيون الأخبار الورق ٤٣أ، وفي ط ١، ص٢٩٩ قال: أخبرنا أبو عمرو عثمان بن محمّد بن يوسف العلاف، أنبأنا محمّد بن عبدالله البزاز، أنبأنا محمّد بن غالب، حدّثني عبدالله ابن عائشة، أنبأنا إسماعيل بن عمرو البجلي، أنبأنا عمر بن موسى، عن زيد بن عليّ بن الحسين، عن أبيه عن جدّه، عن عليّ قال: شكوت إلىٰ رسول الله ﷺ حسد الناس إياي، فقال: ياعلي، أوّل أربعة يدخلون الجنّة: أنا وأنت والحسن والحسين، وذرارينا خلف ظهورنا، أزواجنا خلف ذرارينا.

وأيضاً روىٰ أبو المعالي في المجلس المتقدّم الذكر، قال: أخبرنا أبو القاسم عبدالعزيز بن عليّ الحافظ، أنبأنا محمّد بن إسماعيل، أنبأنا ابن منيع ومحمّد بن محمد الباغندي وأبو حامد الحضرمي، قالوا: أنبأنا نصر بن عليّ الجهضمي قال: أخبرني عليّ بن جعفر بن محمّد بن عليّ بن حسين بن عليّ، حدّثني أخي موسى بن جعفر، عن أبيه جعفر بن محمد، عن أبيه، عن أبيه عليّ بن حسين، عن أبيه، عن جده: أنّ رسول الله ﷺ أخذ بيد حسن وحسين وقال: من أحبّني وأحبّ هذين وأباهما وأمهما كان معي في درجتي يوم القيامة. أقول: ذيل الحديث أخذناه من ترجمة نصر بن عليّ من تاريخ بغداد ١٣: ٢٨٧ ـ لأنّ كتاب عيون الأخبار لم يكن بيدي ـ ثمّ قال الخطيب: قال عبدالله بن أحمد: لمّا حدّث بهذا الحديث نصر بن عليّ أمر المتوكّل بضربه ألف سوط، وكلّمه جعفر بن عبدالواحد وجعل يقول له: هذا الرجل من أهل →

أرنه فاستأذنت له فأذن له، فدخل عليه فشكا إليه بغض قريش وحسدهم، فقال له:

«أما ترضىٰ أن تكون أخي، وأن يكون أوّل أربعة يدخلون الجنّة: أنا وأنت والحسن والحسين، وذرارينا خلف ظهورنا، وأزواجنا خلف ذرارينا، وشيعتنا عن أيماننا وشمائلنا، وأنّك ياعلي وشيعتك تردون رواءً، وأنّ أعداءك يردون ظماءً».

[كلام أمير المؤمنين وأبي جعفر الباقر في صفات الشيعة]

وروىٰ سويد بن غفلة: أنّه خرج وأمير المؤمنين عليه السلام في باب المسجد بالكوفة، فلقيته

ـ السنّة ولم يزل به حتّىٰ تركه. وذكره ابن حجر في ترجمة نصر من تهذيب التهذيب.

وقريباً منه رواه أبو سعيد ابن الأعرابي ـ المتوفّىٰ سنة ٣٤١هـ ـ في الحديث (٥٧٥) من كتابه معجم الشيوخ ١: ٣٠٠ قال: أنبأنا الغلابي، أنبأنا ابن عائشة، أنبأنا إسماعيل بن عمرو البجلي، عن عمرو بن موسىٰ، عن زيد بن علي بن الحسين، عن أبيه، عن جدّه، عن علي قال: شكوت إلىٰ رسول الله صلى الله عليه وآله حسد الناس إياي، فقال: ياعلي، أما ترضىٰ أنّ أول أربعة يدخلون الجنّة: أنا وأنت والحسن والحسين، وأزواجنا عن أيماننا وشمائلنا، وذرارينا خلف أزواجنا، وأشياعنا من ورائنا.

ورواه الثعلبي في تفسيره وابن فندق في لباب الأنساب، والحمويي في الفرائد، كلّهم من طريق القطيعي، وقد تقدّمت روايته.

ومن أراد المزيد فعليه بما علّقناه على الحديث ٨٤٢ من ترجمة أمير المؤمنين من تاريخ دمشق ٢: ٢٣٠ ط٢، والحديث ٦ من تفسير سورة البيّنة من شواهد التنزيل.

وروى الحافظ أبو نعيم في معرفة الصحابة ١: ١٠٢ (٢٣٨) بسنده عن ابن عباس قال: قال عثمان لعلي: ما ذنبي إن لم تحبك قريش وقد قتلت منهم سبعين رجلاً كأنّ وجوههم سيوف الذهب.

وروى مثله السبزواري في جامع الأخبار: ١٠٠ (١٦١) فكأنه أخذه من هذا الكتاب ولكن مع اختصار قليل.

وروى أبو الطفيل قال: خرج علي يوماً من منزله وإذا قوم جلوس فقال: من أنتم؟ قالوا: نحن شيعتك ياأمير المؤمنين. فقال: سبحان الله فما أرىٰ عليكم سيما الشيعة؟ قالوا: ياأمير المؤمنين، وما سيما الشيعة؟ قال: عمش العيون من البكاء، خمص البطون من الصيام، ذبل الشفاه من الدعاء، صفر الألوان من

←

كوكبة من الناس فقالوا: السلام عليك ياأمير المؤمنين، فأنكرهم، فقالوا: إنّا [من] أصحابك ومن شيعتك، فقال: «مالي لا أرىٰ عليكم سيما الشيعة؟» فقالوا: وما سيما الشيعة؟ فقال:

«عمش عيونهم من البكاء، خمص بطونهم من الطوىٰ، يبس شفاههم من الظما، مطوّقة[١] ظهورهم من السجود، طيّبة أفواههم من الذكر، ليسوا بشتّامين ولا قذّاقين، أُولئك أحبّائي وأنا منهم، وإن كانوا علىٰ غير ذلك فليسوا منّي وأنا منهم بريء».

١٨٦ وقال جابر الجعفي: قال لي أبو جعفر محمّد بن عليّ الباقر ﷺ:

«ليس من شيعتنا من ظلم الناس».

← السهر، علىٰ وجوههم عزّة الخاشعين. مناقب الكوفي ٢: ١٣٠ برقم ٧٨٢.

ورواه الأصبغ عن عليّ: صفات الشيعة: ١٧.

وروى المدائني قال: نظر عليّ بن أبي طالب ﷺ إلىٰ قوم ببابه، فقال لقنبر: ياقنبر من هؤلاء؟ قال: هؤلاء شيعتك ياأمير المؤمنين، فقال: ومالي لا أرىٰ فيهم سيما الشيعة؟! قال: وما سيما الشيعة؟ قال: خمص البطون من الطوىٰ، يبس الشفاه من الظما، عمش العيون من البكا. المجالسة للدينوري ٤: ٧٨ برقم ١٢٤٩، والكامل لابن الأثير ٣: ٤٠٢.

ورواه جعفر الصادق ﷺ عنه ﷺ: مشكاة الأنوار للطبرسي: ١١٩.

ورواه السندي بن محمّد عنه: صفات الشيعة للصدوق: ١٠، شرح الأخبار ٣: ٥٠٢ برقم ١٤٤١.

ورواه موسى الكاظم عنه: جامع الأخبار للسبزواري: ١٠١ (١٦٥).

وروىٰ نحوه وبتفصيل نوف البكالي عن عليّ: أمالي الطوسي ٥٧٦ (١١٨٩) ح٣ من المجلس ٢٣.

ورواه مرسلاً ابن قتيبة في إصلاح غلط أبي عبيد في غريب الحديث: ١١٨، والإسكافي في المعيار والموازنة: ٢٤١، والمفيد في الإرشاد ١: ٢٣٧، والطوسي في الأمالي: ٢١٦ برقم ٣٧٧، وابن شهر آشوب في المناقب ١: ٣٨٦، والمغربي في دعائم الإسلام ١: ٥٦ وبتفصيل.

١. في جامع الأخبار: ومطويّة.

١٨٦ ورواه الكوفي في المناقب ٢: ١٢٢ برقم ٧٧٠ بسنده عن أبي سعد عن جابر مع زيادة في صدر الحديث.

ورواه المغربي في شرح الأخبار ٣: ٤٥٦ برقم ١٣٣٦ عن جابر.

ورواه مرسلاً الحاكم الجشمي في تنبيه الغافلين: ٨٧.

وقال الأصبغ بن نباتة: سمعت أمير المؤمنين يقول:

«من[1] شيعتنا علماء حُلماء، بَرَرة أتقياء، ترىٰ أثر الرهبانية في وجوههم».

[بيان عظمة التقوىٰ وصفات أبغض الخلق]

وأخبرنا أبو حامد محمّد بن هارون البغدادي المعروف بابن البغدادي، قال: حدّثنا محمّد بن الفتح المروزي، قال: حدّثنا إسماعيل بن إسحاق أبو الفضل البصري، قال: حدّثنا منصور بن عمّار، قال: حدّثنا عبدالله بن لهيعة، عن عبدالله بن هبيرة، قال: قال أمير المؤمنين ﷺ:

«ذمّتي بما أقول رهينة، وأنا به زعيم: لمن صرّحت له العبر عمّا بين يديه من المثلات، حجز[ه] التقوىٰ عن تقحّم الشبهات[2]، وليس يهيج[3] على التقوى زرع قوم،

عنه في الاعتبار وسلوة العارفين: ٥٧٧.

وروى جابر عن أبي جعفر ﷺ أنّه قال: إنّما شيعة عليّ الحلماء العلماء الذبل الشفاه، تعرف الرهبانية في وجوههم: الكافي ٢: ٢٣٥.

١. لفظة: «من» لم ترد في الاعتبار

وللكلام مصادر كثيرة ورواه عنه الموفق في الاعتبار وسلوة العارفين: ٥٧٧، ورواه ابن قتيبة في الحديث (٢٤) من غريب كلام أمير المؤمنين من كتاب غريب الحديث ١: ٣٦٠ وقال: حدّثنيه أبي، قال: حدّثنيه علي بن محمّد بن إسماعيل بن إسحاق الأنصاري، عن عبدالله بن لهيعة، عن عبدالله بن هبيرة...

ورواه أيضاً ابن قتيبة في عنوان: «القضاء من كتاب السلطان» من عيون الأخبار ١: ٦٠، ط٢؛ وفي ط أخرى ٢: ٢٣٦.

ورواه أيضاً المعافى بن زكريا ووكيع كما في جمع الجوامع للسيوطي ٢: ١٥١، والشريف الرضي في نهج البلاغة برقم ١٦ من باب الخطب، والطوسي في الأمالي: ٢٣٥ برقم ٤١٦ بسنده عن خالد بن طليق عن عليّ ﷺ، والإسكافي في المعيار والموازنة ٢٨٩ مرسلاً، وابن عساكر في تاريخه ٣٤ عن سالم بن زيد عن عليّ ﷺ.

٢. وفي غريب الحديث: «ذمّتي رهينة، وأنا به زعيم لمن صرّحت له العبر أن لا يهيج على التقوىٰ زرع قوم، ولا يظمأ على التقوى سنخ أصل...» وفي الاعتبار وسلوة العارفين: «حجزته التقوى».

٣. وسيأتي في الشرح: «لا يهيج» فلاحظ، والسبب في ذلك أنّه اعتمد في الشرح على غريب الحديث لابن قتيبة، فلم يتفطّن لبعض الاختلافات بين نصّه الذي قدّمه ونصّ ابن قتيبة.

مناقب

علي بن أبي طالب عليه السلام

وما نزل من القرآن في علي

لملك الحفاظ

الإمام أبي بكر أحمد بن موسى

ابن مردويه الأصفهاني

المتوفى سنة ٤١٠ هـ

جمعه ورتبه وقدم له

عبد الرزاق محمد حسين حرز الدين

وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيين».[١]

٥٨١ . ابن مردويه، حدّثنا أحمد بن محمّد بن السري، حدّثنا المنذر بن محمّد ابن المنذر، حدّثني أبي، حدّثني عمي الحسين بن سعيد، عن أبيه، عن إسماعيل بن زياد البزاز، عن إبراهيم بن مهاجر، حدّثني يزيد بن شراحيل الأنصاري ـ كاتب عليّ عليه السلام ـ قال: سمعت عليّاً عليه السلام يقول: حدّثني رسول الله صلى الله عليه وآله وأنا مسنده إلى صدري فقال: «أي عليّ! ألم تسمع قول الله تعالى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ﴾! أنت وشيعتك، وموعدي وموعدكم الحوض، إذا جثت الأمم للحساب تدعون غرّاً محجّلين».[٢]

---

١ . مناقب سيدنا علي، ص ٣٢.

روى السيوطي في الدرّ المنثور (ج ٦، ص ٣٧٩)، قال: أخرج ابن عساكر، عن جابر بن عبد الله قال: كنّا عند النبيّ صلى الله عليه وآله فأقبل عليّ، فقال النبيّ صلى الله عليه وآله: «والّذي نفسي بيده، إن هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة»، ونزلت: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ﴾ فكان أصحاب النبيّ صلى الله عليه وآله إذا أقبل عليّ قالوا: جاء خير البريّة.

٢ . المناقب، الخوارزمي، ص ٢٦٥، ح ٢٤٧، قال فيه: أخبرني سيّد الحفاظ أبو منصور شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي فيما كتب إليّ من همدان ـ إجازةً ـ، عن الشريف أبي طالب المفضل بن محمّد بن طاهر الجعفري رحمه الله وأرضاه، في داره بأصبهان في سكة الخوز، أخبرنا الشيخ الحافظ أبو بكر أحمد بن موسى بن مردويه بن فورك الأصبهاني....

ورواه ابن مردويه كما في مفتاح النجا (ص ٤٢) وكشف الغمّة (ج ١، ص ٣١٦) وكشف اليقين (ص ٣٦٦).

ورواه من قوله: «ألم تسمع قول الله». كما في الدرّ المنثور (ج ٦، ص ٣٧٩) وروح المعاني (ج ٣٠، ص ٢٠٧) وأرجح المطالب (ص ٥٢٩).

ورواه الحاكم الحسكاني في شواهد التنزيل (ج ٢، ص ٣٥٦)، قال: أخبرنا أبو عبد الله الحافظ بالإسناد المرفوع إلى يزيد بن شرحبيل الأنصاري ـ كاتب عليّ ـ قال: سمعت عليّاً عليه السلام يقول: قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وأنا مسنده إلى صدري فقال: «يا عليّ، ألم تسمع قول الله: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ﴾؛ هم شيعتك، وموعدي وموعدكم الحوض إذا اجتمع الأمم للحساب، تدعون غرّاً محجلين».

سورة البيّنة

قوله تعالى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ﴾ [الآية: ٧].

٥٧٨. ابن مردويه، عن ابن عباس قال: لمّا نزلت هذه الآية: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ﴾، قال رسول الله ﷺ لعليّ عليه السلام: «هو أنت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيين».[1]

٥٧٩. ابن مردويه، عن ابن عباس قال: لمّا نزلت هذه الآية، قال ﷺ لعليّ: «هو أنت وشيعتك، تأتي يوم القيامة أنت وشيعتك راضين مرضيين. ويأتي عداك غضاباً مقمحين». فقال عليّ: يا رسول الله مَن عدوّي؟ قال: «من تبرّأ منك ولعنك». ثمّ قال رسول الله ﷺ: «من قال: رحم الله عليّاً رحمه الله».[2]

٥٨٠. ابن مردويه، عن ابن عباس، أن النبيّ ﷺ قال: لعليّ: «جاء خير البريّة، أنت

... رسول الله ﷺ قال لعليّ بن أبي طالب: «من أشقى الأوّلين؟»، قال: عاقر الناقة. قال: «فمن أشقى الآخرين؟»، قال: لا أدري. قال: «الّذين يضربك على هذا» ـ وأشار إلى رأسه ـ. قال: فكان عليّ يقول: يا أهل العراق، والوددت أن لو قد انبعث أشقاها فخضّب هذه من هذا.

[1] الدر المنثور، ج ٦، ص ٣٧٩.

[2] رواه ابن مردويه كما في فتح القدير (ج ٥، ص ٤٧٧) وروح المعاني (ج ٣٠، ص ٢٠٧) ومناقب سيدنا عليّ (ص ٣٢).

ورواه الطبري في تفسيره (ج ٣٠، ص ١٧١)، قال: حدّثنا ابن حميد، حدّثنا عيسى بن فرقد، عن أبي الجارود، عن محمّد بن عليّ: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ﴾ فقال النبيّ ﷺ: أنت يا علي، وشيعتك.

توضيح الدلائل، ص ١٦٩.

ورواه ابن حجر الهيثمي في الصواعق المحرقة (ص ١٦١)، قال: قوله تعالى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ﴾ أخرج الحافظ الزرندي، عن ابن عباس ـ رضي الله عنهما ـ: أن هذه الآية لمّا نزلت قال ﷺ لعليّ: «هو أنت وشيعتك، تأتي أنت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيين، ويأتي عدوك غضاباً مقمحين»، قال: ومن عدوّي؟ قال: «من تبرّأ منك ولعنك».

يا عليّ قلّما أطلعتُ على رسول الله وأنا معه إلّا وضرب
بين كتفي وقال : يا سلمان هذا وحِزْبُهُ هم المفلحون

الحديث: (٢٧٠ أ من هذا الكتاب ص ٢٥٤).

النور المُشْتَعَل
من
كتاب
ما نزل من القُرآن في عليّ عليه السلام

تأليف الحافظ أحمد بن عبد الله بن أحمد بن
إسحاق المعروف بأبي نعيم الإصبهاني المولود عام
(٣٣٤) المتوفى (٤٣٠).

جَمَعَهُ وَرَتَّبَهُ وَقَدَّمَ له وَعَلَّق عليه
الشيخ محمّد باقر المحموديّ

٧٧ - وفيها أخبرني أبو إسحاق إبراهيم بن المروزي[1] قال : حدّثنا عبد الحكيم بن ميسرة ، عن شريك بن عبد الله ، عن أبي إسحاق : عن الحارث قال : قال لي عليّ عليه السلام : نحن أهل بيت لا نقاس [بالناس] .

فقام رجل فأتى عبد الله بن عبّاس [فذكر له ما سمعه من عليّ عليه السلام] فقال ابن عبّاس رضي الله عنه : صدق عليّ أوليس كان النبيّ صلّى الله عليه وآله لا يقاس بالناس ؟ .

ثمّ قال ابن عبّاس : نزلت هذه الآية في عليّ : ﴿ إنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُم خَيرُ البَرِيَّةِ ﴾[2] .

= ورواه أيضاً الحافظ الحسكاني في الحديث الأوّل من تفسير سورة البيّنة من كتاب شواهد التنزيل: ج ٢ ص ٣٥٦ ط ١.

ورواه أيضاً السيوطي عن ابن عباس في تفسير الآية الكريمة من تفسير الدرّ المنثور قال :

وأخرج ابن عديّ عن ابن عبّاس قال: لمّا نزلت: ﴿إنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ البَرِيَّةِ﴾ قال رسول الله صلى الله عليه [وآله] وسلّم لعليّ عليه السلام: هو أنت وشيعتك [تأتي أنت وهم] يوم القيامة راضين مرضيين .

وقريباً منه رواه أبو الجارود عن الإمام الباقر عليه السلام كما في تفسير الآية الكريمة من تفسير الطبري: ج٣٠ص ١٧١ ، كما في فضائل الخمسة: ج ١، ص ٣٢٤.

(١) كذا .

(٢) والحديث رواه أيضاً عن أبي نعيم في كتابه: «ما نزل من القرآن في عليّ» رشيد الدين ابن شهر آشوب في عنوان: (انه خير الخلق بعد النبي» من مناقب آل أبي طالب: ج ٣

عن ابن عبّاس رضي الله عنه قال: لمّا نزلت هذه الآية: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴾ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله لعليّ عليه السلام: هم أنت وشيعتك، تأتي أنت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيّين ويأتي عدوّك غضاباً مقمحين(٣).

(٣) ولصدر الحديث شواهد كثيرة يجد الباحث كثيراً منها في تفسير الآية الكريمة تحت الرقم: (١١٢٥) وتواليه من كتاب شواهد التنزيل: ج ٢ ص ٣٥٦ ط ١.

ورواها أيضاً الحافظ ابن عساكر في الحديث: (٨٥٢) وتواليه، والحديث: (٩٥٨) وما بعده من ترجمة أمير المؤمنين عليه السلام من تاريخ دمشق: ج ٢ ص ٣٤٤ وص ٤٤٢ ط ٢.

ولذيل الحديث أيضاً شواهد، منها ما رواه الطبراني في ترجمة إبراهيم مولى رسول الله - صلّى الله عليه وآله وسلم - المكنى بـ «أبي رافع» تحت الرقم: (٩٥٥) من المعجم الكبير: ج١ / الورق ٥١ / أ / وفي ط ١، ص ٣٠٠ قال:

حدّثنا أحمد بن العبّاس المري القنطري، حدّثنا حرب بن الحسن الطحان، حدّثنا يحيى بن يعلى:

عن محمّد بن عبيد الله بن أبي رافع، عن أبيه عن جدّه أنّ النبي صلّى الله عليه [وآله] وسلّم قال لعليّ: أنت وشيعتك تردون عليّ الحوض رواءاً مرويّين مبيضّة وجوهكم وإنّ عدوّك يردون عليّ ظماءاً مقمحين.

ورواه أيضاً على نهج آخر في كتاب المعجم الأوسط قال:

عن عبد الله بن يحيى [قال:] أنّ علياً أتي يوم البصرة بذهب وفضّة فقال: ابيضي واصفرّي وغرّي غيري أهل الشام غداً، إذا ظهروا عليك.

[قال:] فشقّ قوله ذلك على الناس فذكر ذلك له فأذن في الناس فدخلوا عليه، فقال: =

[ومما أنزل الله تعالى في التنويه بعظمة علي (عليه السلام) وترفيع شأن شيعته ومتابعيه الآية (٦) من سورة البينة (٩٨) وهو قوله عز وجل].

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ [٦/ البيّنة : ٩٨].

٧٦ ـ حدّثنا أبو محمّد بن حيّان، قال: حدّثنا إسحاق بن أحمد الفارسي قال: حدّثنا حفص بن عمر المَهرقَاني(١) قال: حدّثنا حيوة يعني -إسحاق بن إسماعيل عن عمر بن هارون، عن عمرو، عن جابر، عن محمّد بن عليّ وتميم بن حَذلَم(٢):

---

(١) هو من رجال النسائي وقد وثّقوه من غير خلاف كما في ترجمته من كتاب تهذيب التهذيب: ج ٢ ص ٤٠٧.

(٢) هذا هو الصواب الموافق لما في ترجمة الرجل من كتاب التهذيب: ج ١، ص ٥١٢، ولما رواه الحافظ الحسكاني في الحديث ٢ من تفسير سورة البينة: (٩٨) في شواهد التنزيل: ج ٢ ص ٣٥٧ قال:

أخبرنا أبو بكر الحارثي أخبرنا أبو الشيخ الاصبهاني حدّثنا إسحاق بن أحمد الفارسي حدّثنا حفص بن عمر المهرقاني...

وساق الحديث إلى قوله: «مقمحين» وزاد بعده: «قال [فقال عليّ:] يا رسول الله ومن عدّوي؟ قال: من تبرأ منك ولعنك...». ثم ساق الحديث بسند آخر.